REGD NO. P.67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

۱۰ر نبوت ۱۳۴۵ھ ش | ۲۶ر رجب ۱۳۸۶ھ | ۱۰ر نومبر ۱۹۶۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ر نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۳ر نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔
الحمدللہ

قادیان میں جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ اخبار الفضل میں حضرت ناظر دفتر خدمت درویشاں کی طرف سے شائع شدہ ایک اعلان سے معلوم ہوا ہے کہ قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے پاکستان سے بھی قافلہ آ رہا ہے جو ۱۷ر دسمبر کو لاہور سے روانہ ہو کر براستہ حسینی والا بارڈر ۱۸ر دسمبر کو قادیان پہنچے گا اور بعد جلسہ ۲۷ر دسمبر کو اسی راستہ سے واپسی ہو گی۔

— محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال قادیان ربوہ سے واپس تشریف نہیں لائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت دارالامان واپس لائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب زیادہ سے زیادہ ارضِ مقدسہ

قادیان دارالامان پہنچ کر روحانی فوائد حاصل کریں

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ۔ لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

(۲)

(از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی)

اللہ تعالیٰ کے بے شمار نشانات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود سے ظاہر ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چار نشان دیئے ہیں:-

۱۔ میں قرآن شریف کے معجزہ کے طور پر عربی بلاغت و فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

۲۔ میں قرآن کریم کے حقائق بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

۳۔ میں کثرتِ قبولیتِ دعا کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے۔

۴۔ میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ یہ خدا تعالیٰ کی گواہیاں میرے پاس ہیں اور رسول اللہ کی پیشگوئیاں میرے حق میں چمکتے ہوئے نشانوں کی طرح پوری ہوئیں۔

(ضرورۃ الامام)

قادیان کے مقدس اجتماع میں شریک ہو کر آپ خود ان انوار و نشانات کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے اور کئی بابرکت امور میں آپ کو حصہ لینے کی توفیق ملے گی۔ مثلاً

الف۔ آپ کو ان مقدس مقامات کے دیکھنے کا موقع ملیگا جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت ہی تضرع سے اسلام کی رفعت اور بلندی کے لئے دعائیں فرمائیں اور وہ دعائیں بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوئیں۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی قائم کردہ مساجد اقصیٰ اور مسجد مبارک میں باجماعت اور انفرادی طور پر نمازیں پڑھنے اور بارگاہِ الٰہی میں سربسجود ہونے کے مواقع ملیں گے۔

مسجد اقصیٰ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس معراج میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔ یہ مسجد جسمانی طور پر مسیح موعود کے حکم سے بنائی گئی ہے اور روحانی طور پر مسیح موعود کی برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بطور موہبت ہیں۔"

(دیباچہ خطبہ الہامیہ)

اسی مسجد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خطبہ الہامیہ فرمایا جس سے ایک عظیم الشان علمی اور روحانی معجزہ ظاہر ہوا۔

مسجد مبارک جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رہائشی مکانات کے متصل بنوائی۔ اس کا نام اللہ تعالیٰ نے بیت الذکر رکھا اور اس کے متعلق یہ وعدہ فرمایا کہ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا یعنی جو شخص باخلاص و قصد تعبد و صحت نیت و حسن ایمان (اس مسجد میں) داخل ہوگا وہ سوئے خاتمہ سے امن میں آجائیگا (براہین احمدیہ) اس مسجد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے مُبَارِكٌ وَّمُبَارَكٌ وَّكُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٍ يُّجْعَلُ فِيْهِ یعنی یہ مسجد برکت دہندہ ہے اور برکت یافتہ ہے اور ہر ایک امر مبارکہ اس میں کیا جائے گا۔

(ج) بیت الفکر میں دعائیں کرنے کا موقع ملے گا، بیت الفکر وہ مقدس کمرہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مشہور کتاب براہین احمدیہ تصنیف فرمائی جس نے مذہبی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا جس کے متعلق مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا کہ

"ہماری رائے میں یہ اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔" (اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۶)

(د) بہشتی مقبرہ جیسے مقدس مقام میں جا کر دعائیں کرنے کا موقع ملے گا۔ اس مقدس مقام کے متعلق خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے کہ اُنْزِلَ فِيْهِ كُلُّ رَحْمَةٍ یعنی اس مقام پر ہر قسم کی رحمت نازل کی گئی ہے۔

(ہ) اس موقع پر علمائے سلسلہ کی روح پرور تقاریر بھی ایمان کو تازہ کرنے کے مواقع بہم پہنچاتی ہیں جو خالص دینی معلومات پر مبنی ہوتی ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید کے درس میں شامل ہو کر قرآنی حقائق و معارف سننے کا موقع ملے گا جو ایمان و یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔

(و) جلسہ سالانہ کا تین دن کا ماحول روحانیت سے پر ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اجتماعی رنگ میں ذکر الٰہی، نمازوں حتیٰ کہ تہجد کی نماز کی بھی توفیق ملتی ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ اجتماعی عبادتیں ثواب کے لحاظ سے انفرادی عبادتوں سے بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔

(ز) جلسہ سالانہ پر آ کر ان احباب سے ملاقات ہوتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر اعلائے اسلام کے لئے سرگرم ۔۔۔

قادیان میں جلسہ سالانہ بتاریخ ۴۔۵۔۶ر دسمبر منعقد ہوگا۔
احباب کثرت سے تشریف لائیں۔
ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خلیفہ صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان --- مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۶۶ء

خلافت ثالثہ کا برکات سے معمور پہلا سال

گوناگوں برکات سے معمور خلافت ثالثہ کا پہلا سال تمام ہوتا ہے۔ مورخہ ۸ نومبر ۶۵ء کو محبوب آقا حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی جدائی سے ہمارے دل سخت رنجیدہ ہو گئے۔ وہ مقدس وجود جس نے شفیق باپ اور مہربان ماں سے بڑھ کر پورے ۵۲ سال جماعت پر دستِ شفقت رکھا اسے سہارا دیا۔ پروان چڑھایا۔ حضور کے اس قدر احسانات ہیں کہ جن کا شمار ممکن نہیں۔ ایسے محسن کی جدائی کوئی معمولی امر نہ تھا۔ مگر وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فیصلہ کے سامنے سبھی کو سرِ تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ جماعت کے ہر فرد نے اس صدمۂ عظیمہ کو پورے صبر و رضا کے ساتھ برداشت کیا اور راضی برضا ہونے کا اعلیٰ نمونہ دیا۔ خدا نے اس صبر کا بہترین پھل دیا ان کی دردبھری دعاؤں کو قبول فرمایا اور جانے والے ہی کے لختِ جگر کو زخمی دلوں کی تسکین کا ذریعہ بنا کر کھڑا کر دیا۔

کتنا بڑا گھاؤ لگا تھا جو امام ہمام کی رحلت کے نتیجہ میں جماعت کے دلوں کو آیا۔ مگر قربان جائیں ذوالعجائب خدا کی قدرتوں اور اُس کے عجائبات پر کہ خلافت ثالثہ کا پہلا سال ہمارے سامنے ہے یہ سال خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے کس قدر معمور رہا!! یہ عظیم القدر برکات مجموعی طور پر ساری جماعت سے لے کر ایک ایک فرد جماعت تک پہونچیں اور ہر ایک نے اُس سے حصہ لیا ۔۔۔ اور آج!

- جماعت کی مالی حالت کہیں زیادہ مضبوط ہے۔
- لازمی چندہ جات میں زیادتی ۔۔۔
- لاکھوں کا نیا بابرکت فنڈ
- افراد جماعت کا امام کی آواز پر والہانہ لبیک اور فدائیت کا بے نظیر نمونہ
- ایمانوں میں زیادتی
- خدمت و اشاعت دین کے لئے زیادہ جوش و خروش
- گھر گھر میں قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کا محبوب مشغلہ اور اس کی برکات سے استفادہ کی بابرکت تدریج۔
- دینی تعلیم و تربیت کی طرف زیادہ توجہ۔
- تبلیغ کی نئی نئی راہیں ۔۔۔!!
- جماعت میں ہر طرف زندگی ہی زندگی ۔۔۔!!

یہ سب زندہ اور حقانی قیادت کے ثمرات ہیں اور خلیفہ وقت اور آقا کے دلوں کے باہمی گہرے ارتباط کی زبردست علامت۔ اور خلوص و محبت کی سچی داستان زندہ جماعت کی جیتی جاگتی تصویر۔ ہمارا چیلنج ہے کہ دنیا میں ایسی تنظیم اور ایسی للّٰہیت کا نمونہ کہیں ہے تو دکھاؤ ورنہ زبانی جمع خرچ کا کیا فائدہ اور وقتی جوش و خروش کے اظہار سے کیا حاصل۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ وہی زندہ ایمان اور روحانی برکات کا نتیجہ ہے جو امام وقت کے ساتھ سچے پیوند کے نتیجہ میں ظاہر ہو رہی ہیں جس کی نسبت چودہ سو سال پہلے لو کان الایمان معلقًا بالثریا لنالہ رجال من ابناء فارس کے حیات آفریں کلمات نبوی کے ذریعہ سے خبر دی گئی تھی۔ اور ہماری آنکھوں نے خدا کے محبوب کی باتوں کو پورا ہوتے خود مشاہدہ کیا۔ اور کر رہی ہیں اور کرتی چلی جائیں گی۔ اے ایمان کا دعوے کرنے والو! اگر تمہارے پاس بھی اسلام کے زندہ ایمان کا کوئی ثبوت ہے تو اس کے مقابل پر پیش کر کے دکھاؤ۔ ایسا ثبوت کہ افراد سے لے کر جماعتی سطح تک نہ ختم ہونے والے تسلسل کے ساتھ دین متین کی مخلص خدمات کا نمونہ پیش کرو ۔۔۔!! اور یاد رکھو کہ "ید اللّٰہ علی الجماعۃ" کوئی معمولی بات نہیں۔ خدا کے ہاتھ کی برکات ہر کس و ناکس کو تو حاصل نہیں ہوتیں۔ اس کے لئے برکتوں کے سرچشمہ سے سچا تعلق چاہیئے اور وہاں حقیقی لگن اور نتائج کی پرواہ کئے بغیر قربانیاں دیتے چلے جانے کی روح جماعت کے ایک ایک فرد میں پائی جانے لگے تب جا کر یہ مقام حاصل ہوتا ہے۔ بڑھ بڑھ کر باتیں کر لینا سب کے لئے آسان ہے۔ محض زبان سے یا جگر سے خدمت کا وعدہ کرنا کچھ مشکل نہیں لیکن عمل کی دنیا میں کچھ کر کے دکھانا بڑی بات ہے۔ گفتار کے غازی سے کردار کا غازی بدرجہا بہتر ہے۔ اسی لئے تو قرآن کریم نے مسلمانوں کو تلقین فرمائی کہ

يا ايها الذين آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون۔ (الصف)

اے ایمان کے دعویدارو تم اپنے مونہوں سے وہ باتیں کیوں کہتے ہو جن کا تمہارا فعل ساتھ نہیں دیتا یہ چیز خدا کی بڑی ناراضگی کا باعث ہے کہ تمہارا قول تمہارے فعل کے مطابق نہ ہو ---!!

گذشتہ سال مورخہ ۹ نومبر ۶۵ء سے خلافت ثالثہ کا آغاز ہوا۔ حضور نے ایک طرف جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کی بابرکت تحریک جاری فرمائی اور جماعت نے دل و جان سے اس پر عمل شروع کر دیا۔ ہر احمدی کے دل میں قرآن کریم کے ساتھ ذاتی لگاؤ اور غیر معمولی محبت و الفت پیدا ہونے لگی۔ اب گھر گھر میں قرآن کریم کی تعلیم و تعلّم کا چرچا ہے۔

مقامی طور پر قادیان میں بڑا ہی پُرلطف ایمان افروز منظر دیکھنے میں آتا ہے۔ مردوں، عورتوں، بچوں میں باقاعدہ ایک تنظیم کے تحت قرآن کریم کی تعلیم کا بندوبست ہے اور اس میں بڑی ترقی ہو رہی ہے اس سے ایک تو احباب جماعت کا روحانی علم بڑھ رہا ہے دوسرے اندر ہی اندر ہر فرد جماعت اپنی جگہ پر اچھا خاصہ مبلغ بن رہا ہے اور بہت ممکن ہے کہ دنیا کے اندر رونما ہونے والی روحانی تبدیلی کے لئے خدا تعالیٰ کی باریک حکمتوں کے ماتحت یہ اہتمام بیج کا کام دے۔ اس لئے احباب کو اس طرف سے ذرا بھی غافل نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اپنے پروگرام میں کوئی عارضی سستی بھی آنے نہیں دینی چاہیئے۔ بیرونجات کی جن جماعتوں میں ایسا انتظام ہے وہ استقلال کے ساتھ لگے رہیں اور جہاں تا حال ایسا اہتمام نہیں کیا گیا عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ جلد اس طرف توجہ کریں۔ امام کی طرف سے جب آواز بلند ہو جائے تو بہتر یہی ہوتا ہے کہ جس قدر جلد ہو اُس پر لبیک کہا جائے۔ اس میں سستی بہت سی برکتوں اور فضلوں سے محرومی کا باعث بن جایا کرتی ہے۔

اسی طرح وقفِ عارضی کی تحریک بھی بہت قسم کی برکات رکھتی ہے۔ دوسروں کے لئے معلم بن کر جانا پہلے قدم پر اپنے نفس کی اصلاح کا ذریعہ ہے پھر ذاتی علم میں اضافہ اور ساتھ کے ساتھ تبلیغ کا میدان بھی کھلتا ہے اور جس طریق پر کہ حضور انور نے اس سکیم کو چلایا ہے وہ بڑی ہی کامیاب ہے۔ جماعت کے متداول بجٹ پر اس کا کوئی بوجھ بھی نہیں پڑتا اور ہر شخص اپنے خرچ پر محض رضائے الٰہی کے حصول کے لئے اپنی زندگی کے کچھ ہفتے دین کے لئے دے دیتا ہے۔ اس طرح اپنی جماعت کی تربیت بھی ہوتی ہے اور غیر از جماعت افراد تک کلمہ حق پہنچانے کی سعادت بھی میسر آ جاتی ہے۔

پھر فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کی جو نئی تحریک حضور نے فرمائی۔ خدا تعالیٰ نے اس میں کس طرح برکت ڈالی احباب جماعت کے دلوں میں انشراح پیدا فرمایا۔ اس فنڈ کے لئے جو نشانہ رکھا گیا تھا نہ صرف یہ کہ وہ پورا ہو گیا بلکہ جماعت کا قدم اس سے بہت آگے اُٹھ رہا ہے ۔!!

خلافت ثالثہ کے پہلے سال کی برکتوں کا جو مختصر تذکرہ ہم نے ابھی اوپر کیا۔ اس کے ساتھ مخالفین کے دلوں کی جو اب کیفیت ہے اور آتش حسد میں وہ جس طرح جل رہے ہیں اس کا کسی قدر حال حضرت روزنامہ المنبر لائلپور کے تازہ پرچہ سے معلوم ہوتا ہے "تنظیم" تذکرہ کے عنوان سے ایڈیٹر صاحب نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں بھاری دل کے ساتھ جماعت کی ہمہ جہتی ترقی اور شاندار پروگرام کا حسب ذیل الفاظ میں ذکر کیا ہے:-

"اہل ربوہ بعض خصوصیات میں ممتاز ہیں، جن کا ذکر یہاں مطلوب نہیں ...

... ربوہ کی خلافت نے اس سال کا جو بجٹ منظور کیا ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

۱۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۳۹،۰۲،۹۶۱ (انتالیس لاکھ دو ہزار نو سو اکسٹھ)

۲۔ تحریک جدید انجمن احمدیہ ۳۸،۱۳،۳۸۰ (اڑتیس لاکھ تیرہ ہزار تین سو اسی)

۳۔ وقف جدید انجمن احمدیہ ۱،۷۰،۰۰۰ (ایک لاکھ ستر ہزار)

میزان ۷۸،۹۳،۳۴۱ (اٹھتر لاکھ ترانوے ہزار تین سو اکتالیس)

اس بجٹ پر بحث کرتے ہوئے قادیان کی جماعت کا اخبار بدر لکھتا ہے:-

"اگر اس میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا بجٹ اور ممالک بیرون کی خود کفیل جماعتوں کے بجٹ بھی شامل کر لئے جائیں تو خدا کے فضل سے یہ بجٹ ایک کروڑ تک پہنچ جاتا ہے۔"

"بدر" مزید کہتا ہے۔

"ہر نیا دن کسی نہ کسی ملک میں جماعت کے نئے تبلیغی مشن کے قیام یا نئی مسجد احمدیہ کی تعمیر کی خوشخبری لے کر طلوع ہوتا ہے۔"

تو ٹھیک ہے لاکھوں کا بجٹ ایک بہت معمولی بجٹ ہے لیکن خدا کی قسم ہمارے دل اس یقین سے پُر ہیں کہ وہ وقت قریب ہے جب یہ بجٹ لاکھوں سے بڑھ کر کروڑوں [illegible]

خطبہ جمعہ

ہمیں اپنے عملی نمونہ سے دنیا پر یہ واضح کر دینا چاہیئے

کہ

ہماری زندگی کا مقصد صرف یہ ہے کہ گھر گھر توحید کا جھنڈا لہرائے اور ہر روح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہو جائے

یہی وہ غرض ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہماری جماعت کو قائم کیا ہے۔

فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء

(مرتبہ: مکرم مولوی محمد صادق صاحب انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

تشہد، تعوذ اور فاتحہ شریف کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
مجھے چار پانچ روز سے بخار جسم میں درد اور سر درد کی شکایت رہی ہے۔

آج پہلا دن ہے

کہ حرارت قریباً نارمل ہے۔ ورنہ اگر آج صبح کے حرارت نارمل ہوتی تھی تو دو تین گھنٹہ کے بعد دوبارہ حرارت ہو جاتی۔ اس وقت بھی میں شدید ضعف محسوس کر رہا ہوں لیکن چونکہ ہمارے نوجوان دوست باہر سے بھی آج یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ خواہ چند فقرے ہی میں کیوں نہ کہوں خطبہ جمعہ میں خود جا کے پڑھاؤں۔
اللہ تعالیٰ

جب اپنے سلسلہ کو قائم کرتا ہے

تو اس کی فتح کے لئے ایک طرف اسے دلائل و براہین کے ہتھیار دیتا ہے۔ اور دوسری طرف آسمانی تائیدیں اور نصرتیں معجزانہ رنگ میں اس کے لئے نازل فرماتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلے جسموں کو فتح کرنے کے لئے قائم نہیں کئے جاتے بلکہ دلوں اور روحوں کو فتح کرنے کے لئے قائم کئے جاتے ہیں۔ اور دل اور روح

دلیل اور معجزہ

کے ساتھ ہی فتح کیا جا سکتا ہے نہ کہ کسی مادی ہتھیار سے لیکن جب منکرین سلسلہ الٰہیہ ان دلائل کے سامنے لاجواب ہو جاتے ہیں۔ اور ان معجزات اور تائیدات اور نصرتوں کو دیکھ کر ان سے کچھ بن نہیں آتا تو وہ پھر یہ حربہ استعمال کرتے ہیں۔ ہر کہنے لگ جاتے ہیں کہ یہ الٰہی سلسلہ نہیں بلکہ ایک سیاسی جماعت ہے جو دنیوی اقتدار حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اس طرح پر

وہ کوشش کرتے ہیں

کہ وہ دلائل اور ان براہین اور ان تائیدات سماوی اور ان نصرتوں اور معجزات سے دنیا کی توجہ ہٹا دیں جو اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کے لئے آسمان سے نازل کرتا ہے

آج کل بھی کچھ لوگ کھڑے ہوئے ہیں جو اپنی تقاریر میں یا بعض اخبارات میں پہلے سے بھی زیادہ

یہ شور مچا رہے ہیں

کہ جماعت احمدیہ ایک سیاسی جماعت ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ دنیا پر پاکستان پر اپنا سیاسی اقتدار قائم کرے۔
ایسے لوگوں کو جہاں دلیل کے ساتھ بھی اور نمونہ کے ساتھ بھی یہ بتا دینا چاہیئے کہ ہم ہرگز کوئی سیاسی جماعت نہیں ہیں۔ دنیا کی محبت اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں میں ٹھنڈی کر دی ہے۔ اور

دنیا کی وجاہتیں اور دنیا کے اقتدار

اور دنیا کی عزتیں ہماری نگاہ میں اتنی بھی قدر اور حیثیت نہیں رکھتیں جتنی کہ ایک ٹوٹی ہوئی جوتی اس آدمی کی نگاہ میں قدر رکھتی ہے جو اسے پھینک دیتا ہے اور اس کی بجائے نئی خرید لیتا ہے۔ پس دنیا سے، دنیا کی سیاست سے دنیا کی وجاہتوں اور عزتوں سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہمیں اگر دلچسپی ہے تو صرف اس بات سے کہ گھر گھر

اللہ تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا

لہرانے لگے۔ دل دل میں اسلامی تعلیم گھر کر جائے۔ اور روح روح محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے عشق میں مست ہو کر اپنی زندگی کی گھڑیاں گذارنے لگے۔ یہ ہے ہمارے قیام کی غرض اور یہ ہے ہماری زندگی کا مقصد!

چونکہ اس راہ میں جو دلائل اور تائیدات ہمیں دیئے گئے ہیں ان کا جواب نہ رکھتے ہوئے ہم سے دنیا کی توجہ کو ہٹانے کی خاطر ہمارا مخالف اور منکر ہم پر الزام لگاتا ہے کہ یہ لوگ دنیا کی وجاہت اور اقتدار کے بھوکے ہیں۔ ورنہ مذہب سے انہیں کوئی سروکار نہیں۔

اس لئے ان کے مقابلہ کے لئے اور ان کو جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دلیل بھی سکھائی اور معجزہ بھی عطا فرمایا ہے اور وہ معجزہ ہے نمونہ جن کر اپنے آپ کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا۔

اگر ہم

اپنی زندگیوں کا ہر لمحہ

خدا تعالیٰ کی توحید کے قیام کے لئے خرچ کر رہے ہوں۔ اگر ہم اسلام کی تعلیم کی اشاعت کے لئے اپنے جسموں کی بھی اور اپنے اموال کی بھی قربانی دے رہے ہوں۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت کے قیام کی خاطر آپ کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے آپ کی نہایت ہی حسین اور خوبصورت عکسی تصویر دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہوں تو یہ لوگ بھی اگر ظاہر میں نہیں تو

دل میں ضرور شرمندہ ہوں گے

کہ جنہیں ہم دنیا کا بھوکا کہتے تھے وہ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلام نکلے جنہیں ہم دنیا کی عزتوں کے پیچھے دوڑنے والے قرار دیتے تھے۔ وہ اسلام کی عزت قائم کرنے کے لئے اپنی ساری عزتیں قربان کر رہے ہیں

تو یہ عملی جواب ہوگا جو ان لوگوں کو دیا جا سکتا ہے۔ اور یہی عملی جواب ہے جس کی طرف میں اپنے بھائیوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

اعتراض ہوتے رہے ہیں

اعتراض ہوتے رہے ہیں اور اعتراض ہوتے رہیں گے۔ لیکن زبانی دعووں کے مقابلہ میں جس طرح براہین اور دلائل مضبوط چٹان کی طرح قائم رہتے ہیں اور زبانی دعوے انہیں توڑ نہیں سکتے۔

اسی طرح ان اعتراضوں کے جواب میں اگر تم خدا تعالیٰ کے لئے جاں نثاری اور عاجزی کی راہوں کو اختیار کروگے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خاطر آپ کے اسوہ کو اپناؤ گے اور اپنی زندگیاں [illegible] پر [illegible] گے تو منکر بھی، مخالف بھی، معترض بھی شرمندہ ہوگا۔ اور دنیا بھی حقیقت اور صداقت کو پا لے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خلافت ثالثہ کا برکات سے معمور پہلا سال

(بقیہ صفحہ ۳)

کروڑوں سے بڑھ کر اربوں اور کھربوں تک پہنچے گا۔" (بدر ۷ر اپریل ۱۹۶۶ء)

قادیانی بجٹ کا دوسرا رخ یہ ہے کہ دسمبر ۱۹۶۵ء کے جلسہ ربوہ میں خلیفۃ اللہ [illegible] نے یہ تحریک پیش کی کہ مرزا محمود ۔۔۔ کے ادھورے کاموں کی تکمیل کے لئے ایک ادارہ "فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ" کے نام سے قائم کیا جائے اور اس کے لئے پچیس لاکھ روپیہ جمع کیا جائے۔ یہ ادارہ قائم ہوا۔ چند ہفتوں میں اس کے دیئے جانے والے عطیات کو انکم ٹیکس سے معافی کا سرٹیفیکیٹ حاصل کر لیا گیا۔ قادیانی سرمایہ داروں کے بڑے بڑے چندوں کے وعدے آنا شروع ہو گئے۔ تو اعلان ہوا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے ۲۷ لاکھ روپے سے زائد کے وعدے ہو چکے ہیں۔

اسی طرح بعض دوسری تحریکات ان دونوں بجٹوں (۸۰ لاکھ اور ۲۷ لاکھ) سے الگ ہیں۔ مثلاً بعض بیرونی ملکوں میں مساجد ۔۔۔۔ کی ذمہ داری قادیانی امت کے مختلف طبقات پر ڈال دی جاتی ہے بطور مثال ہالینڈ کی مسجد کی ذمہ داری عورتوں کی قادیانی تنظیم لجنہ اماء اللہ پر ڈالی گئی ہے۔ اور اس کے مصارف کا تخمینہ پانچ لاکھ روپے ہے جن میں سے ۲۸ر اکتوبر ۶۶ء تک تین لاکھ تین ہزار چار سو پینسٹھ روپے وصول ہو چکے ہیں۔"

"قادیانی امت کے پریس کا مسئلہ بھی دلچسپی کا متقاضی ہے۔ اس وقت ربوہ سے الفضل (روزانہ) الفرقان۔ تحریک جدید۔ خالد۔ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) البشریٰ (عربی) اور ان کے علاوہ جرمن اور بعض دوسری زبانوں میں ماہنامے وغیرہ شائع ہوتے ہیں۔"

"دوسری تحریک یہ ہے کہ جیسے مسلمانوں میں تبلیغی جماعت نے اوقات دینے کا دستور قائم کیا ہوا ہے۔ اسی طرح قادیانی بھی اپنے اوقات وقف کریں۔ چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں قادیانی اب تک اس تحریک میں شامل ہو چکے ہیں۔"

اس کے لئے قادیانیوں کی جو سکیمیں شائع ہو چکی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس سال کے آخر تک ہر قابل ذکر آبادی میں کم از کم ایک مسجد فنڈ قائم کیا جائے۔

ان سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ربوہ چنیوٹ۔ احمد نگر۔ لاہور اور بعض دوسرے مقامات پر قادیانی تعلیم گاہوں کا مجموعہ، ہائی سکولوں اور مڈل و پرائمری مدارس کی صورت میں موجود ہیں۔ اور ان میں ہزاروں مسلمانوں کے بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔"

اسی طرح یہ جماعت کی جملہ تحریکات مالی و تعلیمی کا ذکر کرکے آخر میں اپنے ہم خیال لوگوں کو مخاطب کر کے ایڈیٹر صاحب المنبر لکھتے ہیں:-

"یہ باتیں عقیدے کی ہیں اور نہ لب و لہجہ میں ادنیٰ سا اشتعال! ۔ کہنا صرف اسی قدر ہے کہ ضرورت صرف اس امر کی ہے کم از کم ایک ادارہ نشر و اشاعت اور دعوت و تبلیغ کا ایسا ہونا چاہیئے جو کسی قسم کا اشتعال دلائے بغیر (؟) اس اساس و بنیاد کی حفاظت کرے جس پر ملت اسلامیہ کا دارو مدار ہے۔"

(المنبر لائلپور مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۶۶ء)

الحمد للہ ایک طرف جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کی برکات کا نزول اور دوسری طرف مخالفین و معاندین کے دل میں حسرت و یاس کے ساتھ آتش حسد بھڑک رہی ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت شامل حال نہ ہو یہ مقام مل جانا کسی انسان کے اپنے مقدور میں نہیں۔ آج سے ایک زمانہ پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بہت ہی خوب فرمایا تھا ؎

ظہور عون و نصرت دمبدم ہے
حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے

الحمد للہ کہ آج دونوں قسم کے نظارے خود ہمارے مشاہدہ میں بھی آ رہے ہیں اور یہ چیز مومنوں کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے اور منکرین کے لئے باعث عبرت۔ فھل من مدکر؟

دعائے مغفرت

میں گذشتہ ماہ ستمبر و اکتوبر میں جنوبی ہند کے تربیتی دورہ پر تھا کہ یادگیر میں خاکسار کو اطلاع ملی کہ میرے تایا جان اور خسر محترم منشی نور محمد صاحب ۲۶ر ستمبر کو گوجرانوالہ میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اور ہمارے خاندان کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے کئی سال تک جماعت احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر کے امیر رہے تقسیم کے بعد گوجرانوالہ میں مقیم ہو گئے اور وہیں وفات پائی۔ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں [illegible]

پانچ سال کی عمر میں ختم قرآن

عزیزہ شاہینہ پروین بنت محمد نسیم صاحب [illegible] السپکٹر قائم گنج ضلع فرخ آباد یوپی نے بعمر پانچ سال قرآن کریم ناظرہ ختم کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت کہ اس چھوٹی عمر میں کلام مجید پڑھ لینے کی سعادت پائی۔ بچی کی والدہ خاص طور پر مبارکباد کی مستحق ہیں جنہوں نے خاص توجہ کے ساتھ اپنی بچی کی تعلیم کا انتظام کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو ساری جماعت میں قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی سکیم جاری کی ہے اس کی روشنی میں دیگر جماعتیں بھی اس بابرکت کام کی طرف [illegible] توجہ دینے کی ضرورت ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ [illegible] کی ترقی کو دائمی [illegible] عزیزہ کے والدین نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ [illegible]

۔۔ روپیہ مشتہر اللہ نند میں بھی گجرات میں [illegible] احسن الجواد (ایڈیٹر بدر)

تبرکات

موجودہ زمانہ ایک روحانی مُصلح کا متقاضی ہے!!

ایک سوال کا جواب

از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

ذیل میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک قیمتی مضمون افادۂ احباب کے لئے درج کیا جاتا ہے جو ایک سوال کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے۔ اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت جولائی ۱۹۲۳ء میں شائع ہوا۔ اب بھی بہت سے لوگ اسی طرح کی غلط فہمی میں مبتلا ہیں اس لئے وہ آسمانی روشنی سے استفادہ کرنے سے تاحال محروم ہیں۔ حضرت میر صاحب نے بڑے ہی دلنشین انداز میں مدلل طور پر اٹھائے گئے سوال پر مختصر مگر جامع روشنی ڈالی ہے (ایڈیٹر)

سوال

ہم کو اس زمانہ میں کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ کامل تعلیم موجود ہے پھر کسی نبی کی کیا ضرورت ہے؟

جواب

ممکن ہے یہ بات درست ہو مگر آپ کے خیال میں۔ لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ جو آپ کا خیال ہو وہی درست ہو۔ بچہ مدرسہ نہیں جاتا کہ مجھے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ لڑکی روتی ہے کہ مجھے شادی کی ضرورت نہیں۔ بیمار چیختا ہے کہ مجھے دوا اور غذا کی قطعاً حاجت نہیں۔ قیدی چلاتا ہے مجھے کیوں قید کرتے ہو یا مجرم کیوں مقدمہ چلاتے ہو۔ میں بے گناہ ہوں۔ مگر کیا ان لوگوں کے کہنے سے ماں باپ یا تیماردار یا گورنمنٹ اپنے کام بند کر دیں گے؟ زمیندار کہتا ہے کہ اب بارش کی ضرورت نہیں۔ کیا اس کے کہنے سے بارش بند ہو جائے گی۔ پس جب خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بارش آئی تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ بارش ہے یا نہیں یہ کہنا کہ وہ بارش نہیں کیونکہ ہماری رائے میں ضرورت نہ تھی انتہا درجہ کی کوتاہ عقلی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایک نبی پیدا کر دیا جس نے دعویٰ کر دیا۔ اب یہ دیکھو کہ وہ سچا ہے یا نہیں۔ اس کے پاس نشانات نبوت ہیں یا نہیں۔ وہ گذشتہ نبیوں جیسا ہے یا نہیں۔ یہ تو ہے سیدھا طریقہ۔ لیکن یہ کہنا کہ ہمارے نزدیک اس کی ضرورت نہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ کیونکہ دوسرے لوگوں کے نزدیک اس کی ضرورت ثابت ہے اور خدا کے نزدیک ضرورت ثابت ہے۔ فرشتوں نے بھی آدم کی ضرورت کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ اور ابلیس نے اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ کہہ دیا تھا مگر دونوں غلطی پر تھے۔ فرشتوں نے یہی تو کہا تھا کہ تعلیم اور اس کے عامل موجود ہیں۔

نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ (بقرہ رکوع ۴)

ہم تیری تسبیح و تحمید اور تقدیس کرتے ہیں۔

پھر آدم کی کیا ضرورت ہے؟ ہاں آپ یہ پوچھ سکتے ہیں کہ اس زمانہ میں یہ ضرورت خدا تعالیٰ اور مومنوں کے نزدیک کیونکر ثابت ہے؟ سو خدا کے نزدیک تو اس طرح ثابت ہے کہ اس کے مخلص بندوں کی کوئی جماعت نہ رہی تھی اس شخص کی وجہ سے عباد اللہ کی ایک جماعت قائم ہو گئی اور ہمارے لئے ضرورت اس طرح ثابت ہے کہ ہمیں کوئی خدا سے ملانے والا نہ تھا اس شخص نے یہ کام کر کے دکھا دیا اور ہماری احتیاج کو پورا کر دیا۔ لیکن آپ کے غور کرنے کے لئے حسب ذیل باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ سنئے:-

(۱) یہ درست ہے کہ قرآن میں سب ہدایت موجود ہے مگر قرآن جب اُترا تھا تو اس وقت نبی کیوں ساتھ آیا تھا

(۲) دنیا میں خدا کی کتابیں تھوڑی اور معدودے چند ہیں لیکن ہر اُمت میں کئی کئی نذیر آ چکے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کتاب سے بڑھ کر نبی کی ضرورت ہے اور زیادہ کثرت سے ضرورت ہے

(۳) کتاب الٰہی پر عمل کرانے کے لئے صرف کہہ دینا کافی نہیں بلکہ اس خاص قوت قدسی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ خدا کی طرف سے سوائے انبیاء کے دوسروں کو نہیں ملتی۔ ہر شخص میں یہ قوت نہیں ہوتی جب تک وہ خدا کی طرف سے مامور نہ ہو۔

(۴) خود کتاب الٰہی کے سمجھنے اور سمجھانے کے لئے مطہر انسانوں کی ضرورت ہے اور مطہر کے معنی خود پاک ہونے والے کے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے پاک شدہ کے ہیں اور انبیاء ہی وہ پاک شدہ قوم ہوتی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے۔

(۵) اس زمانہ میں تقویٰ ہی مفقود ہے تو اس تعلیم کو عام علماء کس طرح ترویج دے سکتے ہیں

(۶) مسلمانوں اور خصوصاً ان کے علماء کی توجہ دین کی طرف سے بالکل ہٹ چکی ہے اور سب دنیا کمانے میں منہمک ہیں۔ اور آوے کا آوا بگڑ چکا ہے تو کیا اب بھی الٰہی مصلح کی ضرورت نہیں؟

کیا یہ صحیح نہیں کہ جو علمائے دین ہیں وہ جمعیۃ العلماء ہند وطن پرست یا زر پرست یا لیڈری پرست ہو چکے ہیں جو دیندار اور بزرگ کہلاتے ہیں ان کا ظاہر اور ہے اور باطن اور۔ چال چلن بگڑ گئے ہیں۔ خدا کے گھر بدکاری کے اڈے بنے ہوئے ہیں جو علم ہے وہ محض قشر اور چھلکا ہے تزکیۂ نفوس معدوم۔ صوفیاء اور واعظین ان سے بھی بڑھ گئے ہیں اور کوئی قسم شرک اور ناجائز طور پر کمانے کی نہیں جس پر وہ عامل نہ ہوں۔ سوائے مقوی اور اعلیٰ کھانے، عمدہ پہننے اور تکبر کرنے کے ان کو آتا ہی کیا ہے؟ ہاں بعض بعض عورتوں کے اغوا میں بھی کمال رکھتے ہیں

(۷) عوام کی حالت یہ ہے کہ رسول کی جگہ رسوم نے لے لی .... یہی وجہ ہے کہ رسول کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے۔

(۸) لاکھوں علم کھلا مرتد ہو گئے

(۹) اسلامی عقائد اور احکام پر تسلی نہیں رہی نہ یقین رہا۔ بلکہ کرید کر معلوم کرو تو دہریہ ہیں۔

(۱۰) اُمراء کا یہ حال ہے کہ ان کا دین اور خدا صرف دولت اور عیش پرستی ہی ہے۔ راستبازی۔ دین کی تڑپ اور اشاعت اسلام سے ایسے دور ہیں جیسے نور سے ظلمت

(۱۱) یہ زمانہ اشاعت کا ہے ... اسلام کی اشاعت ابھی تک دلائل و براہین سے نہیں ہوئی تھی کیونکہ جنگوں نے مسلمانوں کو دم نہیں لینے دیا تھا۔ اب تیرہ سو سال کے بعد وہ امن اور سامان اشاعت اور قوموں کے آپس میں ملنے جلنے کے حالات پیدا ہوئے ہیں کہ دنیا میں اس سے پہلے کبھی موجود نہ تھے۔ پس ضرور تھا کہ اس وقت تکمیل اشاعت اسلام کے لئے ایک عظیم الشان رسول بھیجا جاتا جو دلائل و براہین سے اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرتا۔

(۱۲) پھر یہ کہنا کہ نبی کی ضرورت نہیں اس لئے بھی غلط ہے کہ اس وقت دنیا میں عیسائیت کا غلبہ ہے۔ ہندوستان میں آریہ لوگوں کا غلبہ ہے۔ بدھ مذہب کا دنیا کے ایک بڑے حصہ پر غلبہ ہے پھر دنیا پر لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کا وعدہ کیونکر اور کب پورا ہو گا۔ اس وقت تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خود آنے کی ضرورت ہے کیونکہ تمام مذاہب نے اسلام پر ہر طرف سے ایک یورش کر دی ہے۔ پس ضرورت ہے کہ کوئی مبعوث ہو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کام کو پورا کرے۔

اب آپ پر ہمارا سوال ہے کہ کوئی نبی کیوں آتا ہے؟ اور جس لئے وہ آتا ہے کیا وہ حالات اب موجود ہیں یا نہیں؟ اگر کتاب کافی ہوتی تو موسیٰؑ کے بعد کوئی نبی بنی اسرائیل میں نہ آتا۔ آخر یہی قرآن ہے جس سے اسلام کا ہر فرقہ تمسک کرتا ہے۔ کیا آپ کے نزدیک شیعہ خارجی اہل حدیث نیچری وغیرہ سب فرقے قرآن ہی سے اپنی تعلیم نکال رہے ہیں؟

سب سے پہلے توحید ہی کو لے لو۔ ایک انسان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو دو ہزار سال سے زندہ سمجھا جاتا ہے۔ اسے بعض پرندوں کا خدا اور خالق اور مُردے زندہ کرنے والا اور عالم الغیب بھی مانا جاتا ہے یا دجال کا حال دیکھو کہ اسے حقیقی طور پر جنت دوزخ پیدا کرنے والا۔ مار کر پھر زندہ کرنے والا غیب دان اور الٰہی طاقتوں کا مالک یقین کیا جاتا ہے۔ پھر عصمت انبیاء کو لے لو۔ اور اپنے علماء ہی سے پوچھ دیکھو کہ زینبؓ کا قصہ کیا تھا۔ اُوریا کی بیوی کا کیا حال تھا سلیمانؑ کیسا تھا۔ آدمؑ نے کیا کیا تھا۔ ابراہیمؑ کیا کہا کرتا تھا۔ یونسؑ کیا اعتقاد رکھتا تھا۔ موسےٰؑ کے اعمال کیسے تھے۔ انبیاء کے بعد خلافت کے جھگڑوں کو دیکھو اور شیعہ سنی اور خوارج کے اختلافات پر غور کرو۔ پھر خود قرآن مجید کے متعلق جو اختلافات ہیں۔ اور صفات الٰہی میں جو الجھنیں ان لوگوں نے ڈال رکھی ہیں انہیں دیکھو۔ غرض ذات باری سے لے کر ادنےٰ سے ادنےٰ مسئلہ تک اس قدر اور اتنے تنازعات اور اختلافات ہیں کہ

گو کہ غیر مامور ان کو صاف نہیں کر سکتا اس لئے ضروری تھا کہ ایک حکم آتا۔ جو ان تمام باتوں کا فیصلہ کرتا تا کہ لوگ ہدایت پاتے۔

اسی طرح نبی کا کام ایک جماعت تیار کرنا بھی ہوتا ہے۔ بغیر نبی کے وجود کے کبھی بھی راستبازوں کی کوئی جماعت دنیا میں قائم نہیں ہوئی۔ جب انشقاق اور تفرقہ ایک حد کو پہنچ جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایک شمع روشن کرتا ہے۔ تا کہ اس کے پروانے اس کے گرد جمع ہو جائیں۔

اسی طرح نبی کا کام ہے کہ دلائل سے حق کو حق ثابت کرے اور انسانی عقلوں کو تسلی دے اور یہ بھی اسی کا کام ہے کہ نشانات کے ذریعہ ایمان کو پیدا کرے خدا تعالیٰ محض عقل سے نہیں پہچانا جاتا بلکہ تازہ نشانات سے اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ نشان نبی کی معرفت ہی دنیا میں نازل ہوتے ہیں۔ ہر شخص اس بات کا اہل نہیں کہ الٰہی نشان اس کو دیئے جائیں۔ اس طرح تو تمام سلسلہ نبوت ہی باطل ہو جاتا ہے۔

اسی طرح نئے علوم نبی پر نازل ہوتے ہیں اس زمانہ میں ملائکہ۔ نبوت۔ تقدیر وحی اور وجود باری اور حکمت احکام الٰہی وغیرہ سب عقائد مذہب ذلیل رہ گئے تھے۔ جو لوگ بظاہر مومن تھے وہ بھی دراصل متزلزل تھے یہ علم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرفت آیا ہے پہلے بالکل مخفی اور معدوم تھا۔

اسی طرح تائید و نصرت الٰہیہ سے مخالفین پر غلبہ پا کر خدا کے وجود اور اسلام کی حقانیت کو دنیا پر ظاہر کرنا سوائے ایک نبی کے دوسرے کا کام نہیں ہو سکتا اور ایک شخص نے یہ کام کر کے دکھا دیا تو کیا پھر بھی نبوت کی ضرورت مشتبہ رہی رہی؟ کیا لیکھرام اور شردھانند اور دیانند کے آریوں کے نشان کے بعد کوئی عقلمند آریہ اسلام کے مقابل کھڑا ہو سکتا ہے۔ آتھم اور ڈوئی وغیرہ کے نشان کے بعد عیسائی لوگ حقیقت میں ... سکتے ہیں یا احمد بیگ ... اور ... طاعون زدہ علماء کے نشان کے بعد یہ مولوی اور مسلمان اس زمانہ کے نبی کی جماعت سے آنکھ ملا سکتے ہیں؟ پس کسی چرب زبان فلسفی کی ضرورت دنیا کو نہ تھی بلکہ ایک ایسے سچے نبی کی ضرورت تھی جو خدا تعالیٰ کی ظاہر و باہر نصرتوں کے ساتھ اس کے وجود کو ثابت کرے۔

علاوہ ازیں نبی کی ضرورت یہ بھی تھی کہ وہ ایک جماعت اپنے جانشینوں کی اپنے پیچھے چھوڑ جائے جو اگلے نبی کی آمد تک کام کرتی رہے اور عقلمند پر واضح ہو جائے گا کہ یہ فضیلت سوائے جماعت احمدیہ کے اور کسی قوم کو حاصل نہیں ہے۔

ایک ضرورت نبی کی یہ بھی ہوتی ہے کہ ہر دور زمانہ کی رہبر سے دُنیا کی قوموں کی سزا ایسے ساری جمع ہو جاتی ہے۔ اور جب ان کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے۔ اور عذاب موعود نازل ہونے کو ہوتا ہے تو ساتھ ہی رحمتِ خداوندی بھی جوش میں آتی ہے اور اس عذاب سے رہائی کا سامان یعنی حبل اللہ یا نبی ساتھ ہی نازل ہوتا ہے تا کہ جو اُن کی طرف چلا جائے وہ ان عذابوں سے بچ جائے جو دُنیا کی تقدیر میں لکھے ہوتے ہیں پس اس زمانہ میں جب عالمگیر عذابوں، جنگوں، زلزلوں، وباؤں، بے اطمینانیوں، مظالم اور تکالیف کا مسلسل نزول ہو رہا ہے تو اس نبی کو بھی ڈھونڈو، جو ان عذابوں سے بچانے کے لئے بموجب سنت اللہ نازل ہونا ضروری تھا۔

نبی خدا کا قائم مقام ہوتا ہے۔ پس جب خدا لوگوں کے دلوں سے نکل جاتا ہے تو ان خالی اور بے ایمان دلوں میں پھر دوبارہ خدا تعالیٰ بذریعہ نبی کے ہی داخل ہوتا ہے۔ اور وہ تمام صفاتِ الٰہیہ اپنے ساتھ لے کر آتا ہے تا کہ گم شدہ ایمان کو پھر قائم کرے اور دُنیا کو ظلمت سے نور کی طرف لے جائے۔

اگر کتاب ہی کافی ہوتی تو آج تمام مسلمان صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح ہوتے بلکہ اُن سے بڑھ کر۔ کیونکہ اس زمانہ میں جس قدر قرآن کی اشاعت ہوئی ہے اتنی پہلے زمانہ میں نہ تھی۔ مگر ایمان اور اعمال کا جو حال ہے وہ ظاہر ہے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ کتاب اللہ بغیر نبی کے کافی نہیں ہے

آخر میں یہ عرض ہے کہ سب سے موٹی دلیل تو یہ ہے کہ آیا مدعی نے نبوت کے تمام کام کر کے دکھا دیئے یا نہیں۔ درخت تو اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے کیا اس نے دلائل و براہین سے اسلام کو غالب نہیں کیا؟ کیا اس نے نشانات سے غیر مذاہب کو مغلوب نہیں کیا؟ کیا اس نے ایک خادم دین جماعت اور ایک پاک سلسلہ پیدا نہیں کیا۔ اور ایک ایسی منظم فوج نہیں بنائی جس کے مقابل یہ دوسرے لوگ پراگندہ بھیڑوں کی طرح ہیں؟ کیا اس نے ۱۳ سو سالوں کے تمام جھگڑوں کا بہترین فیصلہ نہیں کیا؟ کیا ۳۳

۳۳۔ اس نے انبیاء کو معصوم، قرآن مجید کو خدا کی آخری کتاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ نبی اور اسلام کو زندہ مذہب ثابت نہیں کر دیا؟ کیا اس نے وہ بابرکت علم کلام ہم کو نہیں بخشا جس سے آج ہمارے مخالفین بھی فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اور اس کی فوقیت کو تسلیم کر رہے ہیں؟ کیا اس نے دہریت بہمہ اوست، آریہ دھرم اور عیسائیت کے اثرات کو مسلمانوں پر سے زائل نہیں کر دیا؟ جو شخص نبی جیسی نعمت اور رحمت کو کہتا ہے کہ ہم کو اس کی کیا ضرورت ہے وہ بدقسمت ہے۔ نبی خدا کا قائم مقام ہے کیا ہمیں خدا کی نعوذ باللہ خدا کے فرمودہ خدا کے مظہر کی ضرورت نہیں؟ ہاں کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو یہ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اے مدعی تو اپنے نشانات نبوت پیش کر اور اپنا مامور ہونا ثابت کر مگر یہ کبھی نہیں کہہ سکتے کہ ہم کو نبی کی ضرورت نہیں بلکہ ایک وقت میں دو مدعی بھی ہوں گے تو بھی انکار کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ ہارون اور موسیٰ دونوں ایک وقت میں نبی تھے۔ اسی طرح اگر پے در پے نبی آئیں پھر بھی انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ ہم سے پہلے سلسلوں میں ابراہیمؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ اور ذکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ اور داؤدؑ، سلیمانؑ مسلسل اور ایک دوسرے کے بعد مبعوث ہو چکے ہیں۔

ڈائمنڈ ہاربر مغربی بنگال میں ایک جلسہ

بمقام جیدو کھی وجیدو صیالہ میں بتاریخ ۹ نومبر ۶۶ء زیر صدارت محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل جلسہ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ ڈائمنڈ ہاربر کے احمدیوں کے خاص کر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے کے زیر انتظام کیا گیا۔ اس جلسہ کی غرض یہ تھی کہ خدام الاحمدیہ کلکتہ کے ممبران اور بزرگان کو جا کر وہاں پر ایک منظم جماعت قائم کی جائے۔ چنانچہ مکرم مولانا موصوف کے زیر نگرانی تربیتی تمام خدام اور بزرگان جماعت وقت پر تشریف لے گئے۔ اور بعد استقبال جلسہ ہال میں تمام دوست جمع ہوئے۔ نیز غیر احمدی دوستوں نے بھی کافی تعداد میں اس جلسہ میں شرکت کی۔ جن میں دو مولوی صاحبان بھی تھے۔

جلسہ شروع ہونے سے پہلے مکرم مولانا محمد سلیم صاحب نے گفتگو کے رنگ میں معجزات حضرت مسیحؑ کی تشریح کی۔ اس کے مقابل پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال نبوی کو واضح فرمایا۔

بعد ازاں تلاوت قرآن کریم مکرم منشی شمس الدین صاحب نے فرمائی۔ اور نظم کے بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے "موجودہ حالت اور ضرورت مسیح موعودؑ" کے عنوان پر عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ تقریر فرمائی۔

اس کے بعد مکرم مولوی فضل کریم صاحب نے "سائنس اور مذہب" کے عنوان پر مدلل اور فاضلانہ تقریر کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ قرآنی اصولوں اور تصریحات کے مقابل پر موجودہ سائنس کی تحقیقات کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔

چونکہ ڈائمنڈ ہاربر کے علاقہ میں حیاتِ مسیح ناصری علیہ السلام کا بہت زور دار عقیدہ رائج ہے اس لئے مکرم مولانا محمد سلیم صاحب نے وفات مسیح پر عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ فاضلانہ تقریر فرما رہے تھے کہ ابھی اس تقریر کا کچھ حصہ ہی بیان فرمایا تھا کہ غیر احمدیوں کے دو مولوی صاحبان نے سوال کرنا شروع کر دیا۔ جس کی وجہ سے یہ سوال و جواب کا سلسلہ اختتام جلسہ تک جاری رہا۔ اور تقریباً رات کے ۸ بجے بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ سے غیر احمدیوں پر بہت اثر پڑا۔ خاص کر اُن دو مولوی صاحبان پر۔ دوسرے روز بارو لیا گاؤں کے ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

خاکسار درویش عبد المطلب مبلغ بانسرہ

شکریہ احباب و درخواست دعا

خاکسار تمام احباب جماعت نیز خاندان حضرت مسیح موعودؑ و تمام درویشان کا تہہ دل سے مشکور ہے کہ انہوں نے میری ڈاکٹری کے سال دوم کے امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ اب یہ فائنل سال ہے اور انشاء اللہ العزیز آئندہ ماہ جون میں خاکسار پٹنہ جا کر امتحان دینے والا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ تمام احباب اپنی زود اثر دعاؤں سے خاکسار کی امداد فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

خاکسار سید حمید الدین احمد جمشید پور

مجالس خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور انصار اللہ کے
ربوہ میں کامیاب سالانہ اجتماعات
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطاب

(۱)

ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر کو سابق روایات کے مطابق منعقد ہوا۔ ملک کے کونے کونے سے آنے والے ہزاروں خدام نے شرکت کی۔ ۲۱ اکتوبر کو بعد نماز عصر مقام اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاح فرمایا۔ اور علالت طبع کے باوجود ازراہ شفقت حضور نے خدام کو افتتاحی خطاب سے نوازا۔ چنانچہ تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ اس وقت اپنے دوستوں سے میں جو باتیں کرنا چاہتا ہوں ان کا عنوان ہے :-

"باتیں کرنے کا وقت ختم ہوا آؤ اب کچھ کام کریں"

حضور نے فرمایا اس وقت میں صرف پہلے حصہ کے متعلق توجہ دلاؤں گا یعنی اس حصہ کے متعلق کہ باتیں کرنے کا وقت ختم ہوا۔ دوسرے حصہ (یعنی آؤ اب کچھ کام کریں) میں انشاء اللہ تفصیل زندگی وقت اجتماع کے آخری روز اختتامی تقریر میں روشنی ڈالوں گا۔

اس کے بعد حضور نے پہلے حصہ کی وضاحت میں فرمایا کہ محض باتیں جن کے ساتھ، جن کے پیچھے، جن کے متوازی عمل نہ ہوں بے نتیجہ رہتی ہیں۔ اور ان کی حیثیت محض ایک گپ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ محض باتیں جن کے ساتھ عمل نہ ہوں نہ تو کوئی کام دے سکتی ہیں اور نہ تسلی کا موجب ہو سکتی ہیں تاوقتیکہ ان پر عمل نہ کیا جائے اور اس عمل کے ذریعہ سے انجام بخیر نہ ہو۔ پس اگر ہم اب تک باتیں کرتے رہے ہیں تو باتیں کرنے کے دن ختم ہو گئے۔ اب کام کے دن ہیں۔ ہم نے بہت کچھ سنا ہے۔ اب ہمیں کام بھی کرنا چاہیئے اور کام بھی وہ کرنے چاہئیں جن کے کرنے کی خلفاء نے ہم کو بحیثیت خدام ہدایت کی ہے۔ اور جن کے لئے انہوں نے جو لائحہ عمل بنایا ہے اس کو پورا کرنا چاہیئے۔

حضور نے اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ محض باتیں قطعاً کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔ مثال کے طور پر بتایا کہ تقویٰ کی رٹ لگانے سے تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا ...... تقویٰ کوئی تعویذ نہیں کہ جس کو بار بار دہرانے سے انسان میں تبدیلی آجائے اس کے لئے قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باریک راہوں پر چلنے کی ضرورت ہے۔

اس افتتاحی خطاب کے بعد جو نصف گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔ حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح خدام الاحمدیہ کے چوبیسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔

اطفال کے اجتماع کا افتتاح

اسی طرح اطفال الاحمدیہ کے اجتماع کا بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہی افتتاح فرمانا تھا لیکن علالت طبع کی وجہ سے حضور تشریف نہ لا سکے چنانچہ اس اجتماع کا افتتاح ۱۰ ½ بجے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا۔ امسال بفضلہ تعالیٰ ۱۷۶۱ اطفال نے اجتماع میں شرکت کی جبکہ گزشتہ اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال کی تعداد ۱۵۰۰ کے قریب تھی۔

اجتماع کے دیگر مشاغل

نماز تہجد کی ادائیگی سے شروع ہو کر بالعموم ساڑھے دس بجے شب تک پروگرام جاری رہتا۔ اس تمام عرصہ میں خدام نے باجماعت نماز تہجد اور پنجگانہ نمازوں کی بالالتزام ادائیگی کے علاوہ قرآن مجید، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے درس سنے نیز تلقین عمل کے پروگرام کے تحت محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور مہتممین مرکزیہ کی تقاریر سنیں مزید برآں خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ کے اجلاس بھی منعقد ہوئے جن میں ملک بھر میں پھیلی ہوئی مجالس خدام الاحمدیہ کے ۸۰۲ نمائندوں نے شرکت کی۔

نئے صدر خدام الاحمدیہ کا تقرر

اسی اثناء میں حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے صدر خدام الاحمدیہ کے عہدہ پر دو سال کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کا تقرر ہوا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز آپ کو مبارک کرے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں صحیح طور پر خدام کی راہنمائی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اختتامی اجلاس

خدام و اطفال کے یہ سالانہ اجتماعات علمی و دینی مصروفیات اور ذکر الٰہی کے ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد ۲۳ اکتوبر کو ختم پذیر ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بخار کی تکلیف کے باوجود ازراہ شفقت اختتامی اجلاس میں تشریف لے آئے۔ حضور نے امتیاز حاصل کرنے والی مجالس کے قائدین اور گوناگوں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام کو مصافحہ بخشا بعدہٗ یکم نومبر کو سبکدوش ہونے والے صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے حضور کی اجازت سے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضور کی طرف سے مقرر ہونے والے نئے صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو ان کے تقرر پر مبارکباد دی۔ اور اپنے چار سالہ عرصۂ صدارت میں خدام اور مجالس کے تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے اس حال میں کہ حضور کو ۱۰۰ درجہ ٹمپریچر تھا کرسی پر تشریف فرما رہ کر خدام کو بیش بہا نصائح سے پُر اختتامی خطاب سے نوازا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

حضور نے قرآن مجید کی آیت من كان يريد العزة فلله العزة جميعا (فاطر آیت ۱۱) کی تفسیر بیان کر کے واضح فرمایا کہ حقیقی عزت وہی ہے جو عزت کے سرچشمہ سے نکلتی ہے۔ اور وہ ہے علام الغیوب خدا کی ذات ہے ہمارا دنیا میں تو انسان بڑوں کی خوشامد کر کے چاپلوسی کر کے اور محض قیل و قال اور چرب زبانی سے کام لے کر عزت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے لیکن محض قیل و قال سے اور چرب زبانی سے کوئی خدا کو راضی نہیں کر سکتا۔ وہ دلوں کے بھید جانتا ہے۔ اس کو لوگوں کے اعمال اور ان کا رد اور دعاؤں کی خامیوں کا بھی علم ہوتا ہے .... خدا کی جناب سے اسی کو عزت ملتی ہے جو تصدیق باللسان اور تصدیق بالقلب کے ساتھ صحیح معنوں میں اعمال صالحہ بجالانے والا ہو۔

حضور نے اس امر کو بالتفصیل واضح کرنے کے بعد کہ کون عمل، عمل صالح ہے اور کون نہیں۔ خدام کو بحیثیت خدام الاحمدیہ اعمال صالحہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کے وہی کام اعمال صالح ہو سکتے ہیں جو خلیفۂ وقت کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کئے جائیں۔

آخر میں حضور نے خدام کو خودی و خودنمائی، خود رائی و خود روئی اور اظہار بڑائی سے کلی مجتنب رہتے ہوئے اپنے نفسوں پر موت وارد کرنے اور ہمہ نیستی و تذلل کا جامہ پہننے کی تلقین فرمائی بعدہٗ نے فرمایا ہمیشہ کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ اپنے نفسوں پر موت وارد کرو۔ نیستی کا جامہ پہنو اور ہمہ تذلل بن جاؤ خودی کو مارنا ہی اپنے نفس پر موت وارد کرنا ہے، خود رائی، خود روی و خودنمائی و اظہار بڑائی سے کلیتہً اجتناب اختیار کرو جب تک ہم اپنے نفسوں پر ہزاروں موتیں وارد نہیں کریں گے اس وقت تک ہماری فتح کا دن جو در اصل دنیا میں اسلام کی فتح اور اس کے غلبہ کا دن ہے قریب نہیں آ سکتا۔

بعدہٗ حضور نے پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس کو رخصت فرمایا۔

——— (۲) ———

انصار اللہ کا اجتماع

ربوہ میں امسال کا اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی خصوصیات کا حامل تھا۔ اول تو اجتماع دو سال کے بعد منعقد ہوا تھا کیونکہ گزشتہ سال ملک میں ہنگامی حالات کی وجہ سے اجتماع منعقد نہ ہو سکا تھا۔ دوسرے یہ خلافت ثالثہ کے نئے مقدس و بابرکت دور میں منعقد ہونے والا پہلا اجتماع تھا۔ اور اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔

چنانچہ امسال ۲۰۶ مجالس کے ۵۶۷ نمائندگان ۱۳۴۰ اراکین اور دو ہزار زائرین نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اور پچھلے سال سے پانچ صد کے قریب زیادہ احباب کو شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔

اجتماع میں شامل ہونے والے احباب کی تعداد میں یہ غیر معمولی اضافہ خلافتِ ثالثہ کی حقانیت اور خدائی تائید و نصرت کے ایک مہتم بالشان نشان کی حیثیت رکھتا ہے۔

حضور کا افتتاحی خطاب

مورخہ ۲۸ راکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمانے کے بعد انصار کو افتتاحی خطاب سے نوازا۔ عین اس خطاب کے دوران ہی ایک عظیم الشان تائیدی نشان ظاہر ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز پر تحریک جدید کے لئے مالی قربانیوں کا پھر تذکرہ فرمایا۔ اور مخلصین کو انفرادی طور پر بھی اپنے وعدے پیش کرنے کا موقعہ عنایت فرمایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وعدوں کی میزان پانچ لاکھ دس ہزار روپے تک پہونچ گئی جبکہ گذشتہ سال ایک لمبے عرصہ کی مسلسل جدوجہد کے بعد وعدے صرف چار لاکھ ساٹھ ہزار روپے تک پہنچے تھے۔ ہزاروں ہزار احباب نے اس طرح وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ (النور آیت ۵۶) کا خدائی وعدہ ایک دفعہ پھر اپنی آنکھوں سے بڑی شان اور آب و تاب سے پورا ہوتا دیکھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پھر اگلے روز مورخہ ۲۹ راکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع کے اجلاس ششم میں شوریٰ کی کارروائی شروع ہونے سے قبل ایک نومسلم انگریز جناب عبدالجبار کی بیعت قبول فرماتے ہوئے ان سے بیعت لی۔ موصوف قیام پاکستان سے قبل ۱۹۴۶ء میں بسلسلہ ملازمت برصغیر آئے تھے یہیں انہوں نے اسلام قبول کیا اور یہیں ان کی شادی ہوئی۔ اب انہیں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بیعت کا یہ منظر نہ صرف ایمان افروز تھا بلکہ اجتماع میں شریک ہزاروں احباب بیعت کے الفاظ دہراتے جاتے سب پر ہی رقت کا عالم طاری تھا احباب اس تائیدی نشان کے ظہور پر فرطِ مسرت سے جھوم رہے تھے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے ایک سعید روح کو بیس سال قبل ہزاروں میل دور سے کھینچ کر یہاں لایا اور بیس سال بعد اسے قبول حق کی توفیق عطا فرمائی۔

اجتماعی دیگر مشاغل اجتماع کے ایام میں پنجگانہ باجماعت نمازوں اور بالالتزام نمازِ تہجد اور اس میں خصوصی دعاؤں کے علاوہ اجتماع کے مجموعی طور پر آٹھ اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں قرآن مجید احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرمعارف درسوں کے علاوہ متعدد صحابہ کرام نے "ذکر حبیب" کے رنگ میں ایمان افروز روایات بیان کیں نیز علمائے سلسلہ نے اہم علمی اور دینی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر کیں۔

حضور کا اختتامی خطاب

اجتماع کے آخری روز مورخہ ۳۰ راکتوبر کو حضور نے ساڑھے گیارہ بجے اجتماع میں تشریف لاکر احباب کو اختتامی خطاب سے نوازا۔ حضور نے قرآن مجید کی آیات

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا ..... نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ (حم السجدہ آیات ۳۱ تا ۳۳) کی تفسیر بیان کرکے آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ کے طفیل انعامات الٰہیہ کے جاری ہونے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ میں الٰہی انعامات کے از سر نو جاری ہونے پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نیز اس راہ میں پیش آنے والے بعض خطرات اور ان سے بچنے کے قرآنی طریق کو بھی بالتفصیل واضح فرمایا۔ حضور کی یہ تقریر علوم و معارف کا ایک خزینہ تھی۔ جب حضور نے ان خطرات سے بچنے کے ضمن میں خلافتِ راشدہ کی اہمیت ذہن نشین کرائی اور الامام جُنّةٌ کی تشریح بیان فرمائی تو احباب پر وارفتگی کا عالم طاری ہوگیا۔

اس وقت ہر شخص فرشتوں کے نزول اور ان کی پاک تاثیرات کو اپنے وجود میں محسوس کر رہا تھا۔ اس اختتامی خطاب کے بعد جو سوا گھنٹہ جاری رہا حضور نے نہایت پرسوز اجتماعی دعا کرائی جو اپنی جگہ خاص شان کی حامل تھی۔ اس کے نتیجے میں یوں محسوس ہوا جیسے سینے دُھل کر صاف ہوگئے ہوں۔ اور ایمانوں کو ایک نئی جلا اور روحوں کو ایک نئی بالیدگی نصیب ہوئی ہو۔

✲ عہدیداران ہر سال رپورٹیں بھیجتے ہیں مگر کبھی یہ نہیں لکھتے ہیں کہ معاشرے میں کتنی برائیاں دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اب عہدیداران آئندہ سال سے یہ لائحہ عمل رکھیں کہ دوران سال رسومات اور ہر قسم کی برائیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

ربوہ میں لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب

اندرون ملک و بیرونجات کی ۷۰ لجنات کی اہم نمائندگان اور ۱۰۰۰ ممبرات نے شرکت کی

پہلے دن کا پہلا اجلاس ناصرات الاحمدیہ کے پروگرام کے لئے مخصوص رہا۔

ناصرات سے خطاب

اس اجلاس میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے بچیوں سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا ناصرات کا نام خود بتا رہا ہے کہ آپ کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ ناصرہ مؤنث ہے ناصر کی۔ اور اس کا مطلب ہے کہ مدد کرنے والی۔ آپ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ آپ نے بڑے ہوکر احمدیت کی حامی و مددگار اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے سب جھنڈوں سے بلند کرنے والی بننا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ میں نے آئندہ سال کیلئے یہ پروگرام بنایا ہے کہ لجنات یہ کوشش کریں کہ بچیوں کو قرآن کریم پڑھانا ہے دوسری چیز یہ ہے کہ سیکرٹریان ناصرات اسبات کی طرف توجہ دیں کہ بچیوں کے انعاموں کے معیار صرف تقریری و تحریری مقابلے ہی نہ ہوں بلکہ یہ بھی دیکھا جائے کہ کون اچھی شہری ہے اچھے خلق اور کردار کی مالک ہے۔ آپ کے خطاب کے بعد ناصرات کے چھوٹے گروپ کا تقریری مقابلہ اور تلاوت قرآن کریم اور حفظ قرآن کے مقابلہ جات ہوئے۔

لجنات سے خطاب دوسرے اجلاس میں بھی حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے لجنات سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے لجنہ کی تنظیم قائم کرتے وقت اس کے لئے جو قوانین مقرر فرمائے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ لجنہ جماعت کی وحدت کی روح قائم رکھنے کے لئے جو بھی خلیفۂ وقت ہو اسکی تیار کردہ سکیم کے مطابق کام کرے۔ اس کے بعد موصوفہ نے چار تحریکات فضل عمر فاؤنڈیشن تعلیم القرآن وقف عارضی اور رسومات سے پرہیز کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

دیگر کارروائی آپ کے خطاب کے بعد معیار اول کا تقریری مقابلہ ہوا۔ ہر مقررہ سے تقریر کے بعد محترمہ صدر صاحبہ چند ایک سوالات پوچھتیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ تقریر خود کی تیار کردہ ہے۔ اس کے بعد تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ ہوا۔

پھر رات ساڑھے آٹھ بجے لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا اور لجنہ اماء اللہ کا تہتر ہزار روپے کا بجٹ منظور کیا گیا۔ اسی طرح دوسرے دن بھی تین اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس میں معیار دوم کا تقریری مقابلہ اور دوسرے اجلاس میں معیار سوم کا تقریری مقابلہ ہوا اور تیسرے اجلاس میں حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت مشاعرہ ہوا۔ جس کا موضوع تھا "حضرت مصلح موعودؓ کی یادیں"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خطاب دوسرے دن کے پہلے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے لجنات کو اپنے خطاب سے نوازا۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اگر عورت چاہے تو اس طرح زندگی گذار سکتی ہے کہ اس کے پاؤں ہمیشہ جنت کی زمین پر رہیں۔ حضور نے فرمایا کہ احمدی مستورات مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہی ہیں مگر انہوں نے ایک بات کی طرف توجہ نہیں دی اور وہ یہ کہ بچیوں کو بچپن ہی سے مالی قربانی کیلئے تیار کیا جائے۔

اسی طرح حضورؓ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ احمدیت کی ترقی اور اس کے ساتھ ساتھ احمدی جماعتوں کی تربیت اور قرآن کریم سکھانے کے لئے معلمین و واقفین کی ضرورت ہے اور یہ واقفین احمدی عورتوں نے تیار کرنے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ گھروں میں ایسا ماحول پیدا کریں اور بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ ان کی اولاد کے بیٹے ہوکر اچھے ہوکر اسلام و احمدیت کے مجاہد ثابت ہوں۔ آخر پر آپ نے دعا فرمائی۔ بعدہٗ اجلاس برخاست ہوا۔

دیگر مصروفیات اسی طرح اجتماع کے آخری دن بھی تقریری و تحریری مقابلے ہوئے اور مختلف لجنات کی نمائندگان نے خواتین سے خطاب کیا۔ چنانچہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنات بھارت نے بھی اجتماع سے خطاب کیا۔ اسکے بعد تمام مقابلوں اور دوران سال لجنہ مرکزیہ کے امتحانوں میں اول دوم اور سوم آنیوالی ناصرات اور ممبرات کو حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے اپنے دست مبارک سے انعامات عطا کئے۔

اختتامی تقریب تقسیم انعامات کے بعد محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ نے اختتامی تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا ہمیں چاہیئے کہ قرآن کریم کی تعلیمات کو کبھی نظر انداز نہ کریں۔ اسلام سادگی اور کفایت شعاری سکھاتا ہے رسومات سے نفرت سکھاتا ہے۔

پھر محترمہ نے حضور کے پیش کردہ تحریکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حضور نے وقف جدید کا ..... ۵ کا بجٹ پورا کرنیکی ذمہ داری بچوں پر ڈالی ہے۔ ہر لجنہ کی عہدیداران ۔۔۔ تاکہ ہمارا معاشرہ اسلامی معاشرہ بن جائے ۔

پٹنہ میں رام چندر جی کے کردار پر ایک مباحثہ اور غیر پسندیدہ تنقید

چیف جسٹس پٹنہ ہائی کورٹ کے نام ایک احمدی دوست کا مکتوب اور تنقید پر اظہار ناپسندیدگی

بعض بڑے لوگوں نے حضرت رام چندر جی علیہ السلام کے بارے میں بہار ریسرچ سوسائٹی کے سالانہ عام اجتماع میں جو زیر صدارت مسٹر جسٹس ستیش چندر مسرا ۱۲-۵-۶۶ کو پٹنہ میں منعقد ہوا جو نا معقول باتیں بیان کیں۔ ان کے متعلق "رام چندر جی کے کردار پر مباحثہ" کے عنوان سے اخبار انڈین نیشن ۱۳-۵-۶۶ میں جو خبر شائع ہوئی اس سے متاثر ہو کر محترم سید فضل احمد صاحب ڈھاکہ نے Mr. R. L. Narsimham چیف جسٹس پٹنہ ہائی کورٹ کو ایک چٹھی لکھی۔ اخبار انڈین نیشن میں شائع شدہ خبر اور سید صاحب کے مکتوب کا اردو ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ چیف جسٹس صاحب کے علاوہ ایسی ہی چٹھیاں محترم سید صاحب نے Shri S. N. Sahoni, Food Commissioner Bihar اور Shri Satish Chandra Mishra Justice Patna High Court کو بھجوائی ہیں۔

اخبار انڈین نیشن مورخہ ۱۳-۵-۶۶ میں ایک خبر

"رام چندر جی کے کردار پر ایک مباحثہ"

پٹنہ ۱۲ رمئی۔ آج بہار ریسرچ سوسائٹی کا سالانہ عام اجتماع زیر صدارت مسٹر جسٹس ستیش چندر مسرا منعقد ہوا۔ بحث کا موضوع تھا بالمیکی جی کی رامائن کے حوالہ سے "رام چندر جی کے کردار کے کچھ پہلوؤں پر ایک نظر" مسٹر آر۔ ایل۔ نرسیم چیف جسٹس پٹنہ ہائیکورٹ اور مسٹر ایس۔ وی سوہنی فوڈ کمشنر نے مباحثہ میں شرکت کی۔ مسٹر نرسیم کے نقطۂ نظر سے رام چندر جی کی پوری زندگی پر صرف یہی ایک بدنما داغ ہے کہ موصوف نے بالی کو قتل کیا۔ ورنہ وہ مذہب (دھرم) کے نام کے لئے کوشاں تھے چیف جسٹس صاحب نے بالمیکی کی رامائن کو ایک رزمیہ نظم (مشرا نگتی) سے منسوب کیا ہے۔

رام چندر جی کے اس قدم کو صحیح بتایا ہے کہ انہوں نے سیتا جی سے قطع تعلق کر کے ان کو جنگل میں بھیج دیا تھا۔ اور وہ ایک سال تک لنکا میں رہیں آپ نے فرمایا کہ بحیثیت بادشاہ ہونے کے رام چندر جی کو یہ انصاف کرنا پڑا۔ اگر وہ سیتا جی کو یہ سزا نہ دیتے تو لوگ یہ محسوس کرتے کہ رامچندر جی نے اپنے معاملہ میں انصاف نہیں کیا۔

مسٹر ایس۔ وی سوہنی نے بالمیکی کی رامائن جیسی رزمیہ نظم کے مضمون سیاسی طور پر تجزیہ کرتے ہوئے اسباب کو پیش کیا کہ اس رزم نامہ نے لوگوں کے کردار ڈھالنے میں ایک مخصوص پارٹ ادا کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رام چندر جی کو اکثر ایسے حالات سے گذرنا پڑا۔ جہاں سیاسی ضرورتیں ایک حد تک اخلاقی قدروں پر غالب ہو گئیں۔ مسٹر سوہنی نے کہا کہ جب رامچندر جی کو ان دونوں کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے اول الذکر کو ترجیح دی کیونکہ مؤخر الذکر کو اپنانے کی وجہ سے ان کو دکھ اٹھانا پڑتے

پروفیسر [illegible] جو کہ سوسائٹی کے سیکرٹری ہیں۔ سوسائٹی کی سالانہ رپورٹ پیش کی اور دربھنگہ راج فیملی کی طرف سے (۵۰۰۰ روپے) پانچ ہزار روپیہ سوسائٹی کو بطور عطیہ پیش کئے جانے کے سلسلہ میں شکریہ ادا کیا۔

پنڈت بلدیو مہرا کو پانچصد روپیہ ایک ان کی آریہ مجھٹہ نامی کتاب لکھنے پر سوسائٹی کی طرف بطور انعام پیش کئے گئے۔

آنریبل چیف جسٹس پٹنہ کے نام احمدی دوست کا مکتوب

مکرمی جسٹس نرسیم

"انڈین نیشن" مورخہ ۱۳-۵-۶۶ کے ایڈیشن میں ایک تکلیف دہ خبر شائع ہوئی جس کی نقل اس کے ساتھ منسلک کی جاتی ہے۔

مجھ کو یہ پڑھ کر دکھ ہوا کہ بہت سے واقعات حضرت رام (خدا ان پر برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے) سے منسوب کئے گئے ہیں جو کہ خدا کے پیغمبر ہونے کی حیثیت ان کی شخصیت کے لئے بہت ہی معیوب ہیں۔

قرآن کریم میں پیش کئے گئے اصول اور معیار کی روشنی میں ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت رام خدا کے ایک پیغمبر تھے قرآن مقدس کے مطابق خدا نے ہر ملک اور قوم کے لئے پیغمبر اور مصلح بھیجے ہیں تاکہ وہ پارسائی اور معرفت کے مسلک پر ان کی رہبری کر سکیں اور یہ حقیقت فی ذاتہٖ حضرت رام کے مرسل خدا ہونے کا ایک بین ثبوت ہے کہ لوگوں کی ایک کثیر تعداد ان کو خدا کا پیغمبر سمجھتی ہے۔ اور جب ہم انہیں خدا کا ایک پیغمبر یا مصلح تسلیم کر لیتے ہیں۔ تو پھر جو باتیں ان سے منسوب کرتے ہوئے پریس کی رپورٹ میں پیش کی گئی ہیں وہ قرآن مقدس کے پیش کئے ہوئے اصولوں کے مطابق حضرت رام کی شخصیت کے شایان شان نہیں ہیں۔ وہ مکمل طور پر معصوم تھے اور بہ حیثیت خدا کے پیغمبر ہونے کے ان سے کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہو سکتا تھا جو اخلاق و آداب کے اعتبار سے پورے طور پر منصفانہ نہ ہو۔ ان کے بالی کو مارنے میں بھی اخلاقی طور پر اشا[illegible] جواز نکلتا ہے اگر ہم کو ان اخلاقی اسباب دلائل اور حالات کا علم نہیں تو یہ ہماری علمی کم مائگی ہے اور اپنی اس کم علمی کی وجہ سے ہم کوئی ایسی بات حضرت رام سے منسوب نہیں کر سکتے جو اخلاقی طور پر غلط ہو اور خدا کے پیغمبر کی شخصیت کے شایان شان نہ ہو۔

میرے عقیدے کے مطابق سیتا (خدا کی رحمتیں اور برکتیں ان پر نازل ہوں) خدا کے پیغمبر کی بیوی تھیں۔ اور جب وہ لنکا میں راون کی قید میں رہیں تو خدا نے ضرور ہی طور پر ان کی عصمت کے تحفظ کے اسباب پیدا کئے ہوں گے۔

حضرت رام سے منسوب کیا گیا ہے کہ وہ اکثر ایسے حالات سے دوچار ہوئے ہیں۔ جبکہ سیاسی ضرورتوں کا ایک حد تک اخلاقی قدروں سے ٹکراؤ ہوا تو انہوں نے ان دونوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی حرص و ہوس کی وجہ سے اول الذکر کو ترجیح دی ہے۔ جبکہ انہیں مؤخر الذکر کے اپنانے میں تکلیفیں اٹھانا پڑتیں۔ حضرت رام نے بحیثیت خدا کے پیغمبر اور رسول ہونے کے کبھی بھی اخلاقی اصولوں کو سیاسی اغراض پر نہ تو قربان کیا ہے اور نہ ہی وہ ایسا کر سکتے تھے۔ یہ نہایت معیوب بات ہے کہ ایسے افعال کو نعوذ باللہ حضرت رام سے منسوب کیا جائے جو کہ ان کو کسی ایسے سیاسی ظالم کی صف میں لا کر کھڑا کر دیں جو اخلاقی اصولوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے سیاسی اغراض کے لئے ہر کام کر سکتا ہو۔ اور پھر بھی یہ دعوے کرے کہ وہ اخلاقی قدروں کے سلسلے میں ذہنی انتشار میں مبتلا ہے۔

مجھے یہ امید ہے کہ جس طرح آپ نے اظہار خیال فرمایا تھا اس طور پر یہ خبر شائع نہیں ہوئی ہے۔ آپ اس سے متفق ہوں گے کہ سیاسی سماجی اور اخلاقی اعتبار سے معاشرے کی فلاح و بہبود کے لئے خدا کے پیغمبر کے بارے میں ایسی معیوب باتیں شائع کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ پیغمبر ہمارے لئے معصومیت کی ایک مکمل مثال ہوتے ہیں ان سے کوئی گناہ یا غیر اخلاقی یا خلاف آداب فعل سرزد نہیں ہو سکتا۔ ایسی باتیں منسوب کرنے سے جو کہ "انڈین نیشن" میں شائع ہوئی ہیں کوئی ظالم اور اخلاقی پستی میں گرا ہوا انسان بھی اپنے غلط کو صحیح ثابت کرنے کے لئے یہ بہانہ بنا سکتا ہے کہ خدا کے پیغمبر خود اخلاقی اصولوں کو سیاسی مفاد کے لئے نظر انداز کر دیتے ہیں تو ان لوگوں پر کس طرح تنقید کی جا سکتی ہے جو کہ پیغمبر ہونے کا دعوے نہیں کرتے۔

مجھ کو اس خط کے لکھنے پر معاف کیا جا سکتا ہے کیونکہ میں نے جو کچھ سنجیدگی اور دل کی گہرائیوں سے محسوس کیا اس کو بیان کر دیا۔ آپ اگر جواب دیں تو میں بہت شکر گذار ہوں گا۔

نیاز کیش

الف۔ احمد۔ ڈھنگی بارہ ڈھاکہ

(اردو ترجمہ از مکرم قریشی عبد المنان صاحب ایم۔ اے قادیان)

درخواست دعا

کراچی سے اطلاع ملی ہے کہ میری لڑکی رضیہ مریم کا جو حافظ احسان اللہ علی صاحب درویش کی بہو ہیں امریکن ہسپتال میں اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب دعا فرمائیں مولا کریم اس اپریشن کو کامیاب فرمادیں۔ اور عزیزہ کو صحت کاملہ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمادیں۔

(احقر العباد) حاجی عبد الکریم آف کراچی واقع [illegible] مقیم بلاک ۱۹۶ ملتان

اُذکروا موتاکم بالخیر

مولوی سیّد ابوالمحسن صاحب آف کوٹھی سونگھڑہ

از محترم مولانا غلام احمد صاحب فاضل آف بدوملہی انچارج احمدیہ مسلم مشن گیمبیا

اخبار بدر قادیان مورخہ ۱۲ر جولائی مجھے ۱۳ر اکتوبر کو یہاں گیمبیا میں ملا۔ جس میں میرے ہم جماعت مولوی سید ابوالمحسن صاحب آف کوٹھی سونگھڑہ کی وفات کی المناک خبر مع حالات زندگی مختصر درج تھی۔ ابھی گذشتہ دنوں ہی میں نے سید مشتاق احمد صاحب آف سمبل پور اور اگست میں سید محمد زکریا صاحب آف کٹک کے خطوط کا جواب دیتے ہوئے میں نے مولوی صاحبوں سے مولوی صاحب مرحوم اور مولوی سید محمد احمد صاحب برادر ش امیر اڑیسہ کی خدمت میں سلام پہنچانے اور اُن کے حالات معلوم کرنے کے خطوط لکھے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سنہ ۱۲ء اپریل کا مہینہ تھا کہ کوٹھی سونگھڑہ سے ۵ نفوس کا قافلہ بسرکردگی حضرت مولوی سید مولوی عبدالحلیم صاحب شکّی برادر اکبر سید محمد احمد صاحب امیر جماعت بغرض تعلیم قادیان پہنچا۔ مولوی سید محمد احمد صاحب۔ مولوی سید عبدالسلام صاحب مرحوم مولوی سید ابوالمحسن صاحب مرحوم مدرسہ احمدیہ کی دوسری جماعت میں ہمارے ساتھ داخل ہوئے اور سید عبدالحکیم صاحب مرحوم آف رسول پور (سونگھڑہ) پہلی جماعت میں اور سید فرزان الدین صاحب مرحوم ہائی سکول میں داخل ہوئے۔

مولوی سید عبدالسلام صاحب مرحوم تو مولوی فاضل ہو کر واپس وطن گئے۔ مگر باقی احباب بوجہ مختلف قسم کے عوائق و مجبوریوں کے مولوی فاضل نہ ہو سکے اور واپس وطن جانا پڑا۔

مطابق مقولہ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است۔ ان سب عزیز بھائیوں میں بھی رنگت۔ ذہن کو قد۔ متانت و مزاج کے لحاظ سے بھی فرق تھا۔ مولوی ابوالمحسن مرحوم کو سبق یاد کرنے بالخصوص امتحان کے قریب زمانہ میں خوب محنت کرنی پڑتی۔ مقبرہ بہشتی کے اردگرد گئے پیڑ اُن کے سبق متعلقہ اور مباحثہ کے اشتعار سے خوب دلچسپی رکھتے تھے۔ تو راتوں کو مدرسہ احمدیہ کے صحن کے لیمپ اوضح المسالک کتاب یاد کرانے میں اُن کے مددگار رہتے تھے۔ ایک دن میں نے پوچھا نہ سر پر ٹوپی نہ پاؤں میں جوتا اور رات کو ٹھنڈی بھی تھی کہ صحن میں ٹہلتے ٹہلتے سردی نہیں لگتی۔ فرمایا نیند دور رکھنے اور بیدار رہنے میں یہ ٹھنڈک مدد دیتی ہے۔

حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانہ میں جہاں ہائی سکول کے طالب علم مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے اور بابو رحمت اللہ صاحب آف داتہ۔ سید عزیز اللہ شاہ صاحبؓ پسر محمود اللہ صاحبؓ مرحومین درس القرآن کے نوٹ لکھتے ہوئے پائے جاتے وہاں مدرسہ احمدیہ میں سے مرحوم بھائی مولوی ظفر اسلام صاحبؓ۔ خاکسار۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر قادیان اور سید برادران بھی نوٹ لکھتے ہوئے دیکھے گئے (مولوی حافظ عبید اللہ صاحب شہید مولوی عبدالقدوس صاحب آف داتہ مرحوم بھی نوٹ لکھتے تھے) جہاں میں اور بھائی ظفر اسلام صاحب مفصّل نوٹ لکھتے وہاں تینوں بھائی نہایت مختصر نوٹ لکھتے۔

مرحوم سید ابوالمحسن صاحب کو شلغم بہت پسند تھے۔ جس دن مدرسہ احمدیہ کے مطبخ میں شلغم پکتے بہت خوش ہوتے اُن کا قول (یا دررکھی) محبوب زبان زد تھا "گونگلو یا شوربہ نہ پایا یعنی شلغم کے ٹکڑے دیدو شوربہ بے شک تھوڑا دو۔

مرحوم اس زمانہ میں بھی تہجد گذار تھے۔ مکرم مولوی سید محمد احمد صاحب بعد علالت طبع دکمزوری اگر کسی وقت چارپائی پہ خدا کو یاد کر رہے ہوتے ہمارے سوال ہمت بھائی مولوی ابوالمحسن صاحب مرحوم ٹنکی کے ٹھنڈے پانی سے سر در ہوکر مسجد کو جا رہے ہوتے۔ سارے بھائیوں میں سے اُن کی صحت نمایاں طور پر اچھی تھی مگر قادیان سے واپسی پہ دماغی عارضہ نے بعد میں بے حد کمزور کھلا کر دیا تھا۔

سنہ ۱۹۲۵ء میں خاکسار مع مولوی عبدالغفور صاحب مرحوم تبلیغ یو۔پی۔ بہار۔ اڑیسہ۔ بنگال کے دورے پر گئے تھے۔ تو اُن کی صحت وہ نہ تھی۔ جو قادیان ہوتی تھی تاہم صبح اذان دینا۔ مسجد میں نوافل ادا کرنے کی عادت تھی مرحوم لمبے قد اور بڑے بڑے قدم لے کر چلتے۔ کلاس میں داخل ہونے پر ہم سے سبقت لے جاتے اور عموماً استاد کے سامنے اور قریب ہو کر بیٹھتے۔ بالخصوص حدیث اور فقہ کے وقت۔ حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ہمارے نہایت شفیق و ہمدرد اُستاد اکثر پنجابی میں کلام فرماتے وہ کلام پھر اپنے ساتھیوں سے سمجھنے کی کوشش کرتے۔ پھر آہستہ آہستہ سمجھنے لگ گئے۔ اور بعد میں دقت محسوس نہ کرتے تھے۔

مرحوم بالخصوص طور پر اپنے ان سب عزیزوں میں بطیئ الغضب سریع الفئ تھے۔ یعنی ناراض ہونا جانتے ہی نہ تھے اور کبھی کبھار ناراض ہوتے تو بہت جلدی ہی بات کرتے میل ملاپ میں پہل کرتے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ میں اپنی طبیعت کی وجہ سے ان سے بہت مذاق کرتا رہتا تھا۔ یونانی مفرادات میں سے ایک دوائی گنگچی نام کی ہے۔ جو سفید بھی ہوتی ہے اور سیاہ بھی ان چاروں پانچوں بھائیوں میں سے سید فرزان الدین صاحب مرحوم تو خوب گورے چٹے پھر مولوی ابوالمحسن صاحب مرحومؓ اور یہ تینوں بھائی مولوی سید محمد احمد صاحب۔ مولوی سید عبدالسلام صاحب و مولوی سید نورالدین صاحب نیم رنگ میں سانولہ پن غالب تھا۔ جب جمعہ کے بعد فرزان الدین صاحب مرحوم بھی ہائی سکول کے دیگر طلباء کے ساتھ مدرسہ احمدیہ میں اپنے ان عزیزوں کو ملنے آتے تو ان پانچوں کو اکٹھے بیٹھے ہوئے دیکھ کر میں ضرور کہہ اُٹھتا۔ گنگچی سفید گنگچی سیاہ اور مولوی ابوالمحسن صاحب کو خاص طور پر سناتا۔ تو مرحوم بھاگ کر مجھے پکڑنے کی کوشش کرتے۔ کبھی مزاج پرسی کر لیتے کبھی میں قابو نہ آتا۔ مگر کبھی بھی تو انتہائی رنجیدہ یا غضبناک نہ پایا۔ باقی بھائی صرف ہنس دیتے۔ اور ٹال جاتے۔

کوٹھی (سونگھڑہ) کی پرانی یادگاروں میں صرف محترم بھائی مولوی سید محمد احمد صاحب ایک خاندان میں سے اور دوسرے خاندان میں سے ابوالمحسن صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی مبشر الدین عرف گورا بھائی رہ گئے ہیں۔

اس دور دراز کے علاقہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت مولوی سید عبدالرحیم صاحب مولوی سید سعیدالدین صاحب سید شفیق الدین صاحب خانصاحب مولوی سید ضیاء الحق صاحب مولوی سید فخرالدین احمد صاحب اور راجہ برادران غلام محمد و غلام احمد آف رسول پور سید غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس مرحومین وغیرہ مخلصین احباب کے پوتے پڑپوتے ہی نہال احمدیت کے پودے رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب مرحومین کو غریق رحمت فرمائے ان سب کی اولاد کو حقیقی اسلام کا جھنڈا بلند رکھنے مسیح پاک کے مشن کی خدمات میں بہترین توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

خاکسار غلام احمد بدوملہوی انچارج مشن گیمبیا (مغربی افریقہ)

اعانت بدر

اخبار بدر کی اعانت میں مندرجہ ذیل دوستوں نے رقوم بھجواتے ہوئے دعا کی درخواست کی ہے

۱۔ جناب نعمت اللہ صاحب خوری ... ۱۰۰ روپے
۲۔ محمد عظمت اللہ صاحب کرول ... ۵ "
۳۔ ذیلو مدرگ سے ... ۵ "
۴۔ شیخ حمید اللہ صاحب سرینگر ... ۵ "

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان دوستوں کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی ہر قسم کی مشکلات کو دور فرما دے اور ان کو زیادہ سے زیادہ دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

نیز اگر دوسرے احباب جماعت وقتاً فوقتاً خوشیوں کے مواقع پر اور تہواروں کا روبار شروع کرتے وقت بدر کی اعانت فرماتے رہیں تو اس سے آپ کے اس خولی مرکزی اخبار کی مدد ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(منیجر بدر)

چندہ وقف جدید کی سو فیصدی اور پچانوے فیصدی
ادائیگی کرنے والی جماعتیں

جماعت احمدیہ ہندوستان کی مندرجہ ذیل جماعتیں تحریک وقف جدید کا چندہ سو فیصدی اور کچھ جماعتیں پچانوے فیصدی ادائیگی کر دی ہے ان جماعتوں کے صدر اور سیکرٹریان مال کے اسمار گرامی ان کی حسن کارگزدگی کی وجہ سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں بغرض دعا فہرست ارسال کی جارہی ہے اس کی ایک نقل اخبار بدر میں بغرض دعا شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب کرام ان کارکنان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کے اخلاص میں برکت عطا فرماوے۔ اور ان کی جملہ مشکلات کو دور فرماوے۔ آمین۔

دوسری جماعتوں کے صدر اور سیکرٹریان مال کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی کوششوں کو مزید تیز سے تیز تر کر دیں تاکہ اس قسم کی دوسری فہرست نومبر کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت مبارک میں بغرض دعا پیش کی جائے گی کیونکہ وقف جدید کے سال کے اختتام کو صرف دو ماہ رہ گئے ہیں۔ ایسی جماعتیں اپنی بیدار مغزی کا ثبوت دیں اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کے مستحق ہوں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضؓ فرماتے ہیں کہ

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے بعض اوقات وہ دے بھی نہیں سکتے جو لوگ آخر وقت میں نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ کبھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دن کا ثواب زیادہ ہوتا ہے ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اُسے چھوڑا جائے"

مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سیکرٹری مال سکندر آباد
مکرم صدیق امیر علی صاحب موگرال سیکرٹری مال
" محمد عثمان صاحب صدر سورب
" سید محمد یونس صاحب صدر سورڈ
" فضل الرحمٰن خاں صاحب سیکرٹری مال چودوار
" کے۔ این صاحب سیکرٹری مال کیرولائی
" ایس۔ ایم شہاب احمد صاحب آرہ
" این صاحب صاحب صدر کیت نور
" حاجی بشیر احمد صاحب صدر بجوپورہ
" غلام رسول صاحب صدر جیبہ
" عبد الغنی خاں صاحب لون شورت
" ڈاکٹر محمد امام صاحب فاضل سیکرٹری مال مہا ککور
" ظہور حسین صاحب سیکرٹری مال بنہ
" محمد صدیق صاحب ثانی سیکرٹری مال پونچھ
" عبد الرزاق صاحب صدر گونڈہ
" عبد الغنی صاحب صدر مانڈوجن
" محمد لیسین صاحب صدر کمبریا
" شریف احمد خاں صاحب سیکرٹری مال رادل کیکہ
" عبد الباری صاحب صدر سلواہ
" سید فیروز الدین صاحب صدر برہ پورہ

مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بٹ صدر رشی نگر (کشمیر)
" ایم محی الدین کنجو صاحب صدر کرونگاپلی
" ایم کنہا مو صدر ٹیل چوی
" محمد ظہیر الدین صاحب صدر علی پور کھیڑہ
" مکرم عبد السلام صاحب صدر بیاری
" اسرار محمد انوار محمد صاحب صدر راٹھ
" ایم نسیم صاحب صدر۔ تانم گنج
" ایس۔ ایم یوسف صاحب صدر رتن گیری
" محمد فہیم صاحب صدر۔ اٹاریکی
" مرزا آدم علی بیگ صاحب صدر نیا نگلہ
" پی۔ ایم اسماعیل صاحب صدر مرکرہ
" محمد لطیف الرحمٰن صاحب صدر چودہ کلات
" سید محمود علی صاحب صدر کرنولی
" ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب صدر فیض آباد
" سید شکیل احمد صاحب صدر گیا
" نعمت اللہ صاحب صدر چندالپور
" چودھری عبد اللہ صاحب صدر سردار نگر
" محمد قربان صاحب صدر پکدرٹ۔

چندہ جلسہ سالانہ
جلسہ سے قبل اس کی سو فیصدی ادائیگی کی جانی ضروری ہے

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اب صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں۔ امید ہے احباب جماعت اس میں شرکت کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس روحانی اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ان برکات سے وافر حصہ پانے کی سعادت بخشے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کے لئے دعائیں فرمائی ہیں۔ آمین۔

چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندوں میں سے ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اور اس کی شرح ہر دوست کی سالانہ میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فیصدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ازبس ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بر وقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

جلسہ سالانہ کی مد میں اب تک وصولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعتہائے احمدیہ ہندوستان نے تا حال اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دی اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں ہوئی لہذا جملہ احباب جماعت و عہدیداران مال اور سیکرٹریان صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

تمام عہدیداران مال کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی وصولی کر کے جلد رقوم مرکز میں بھجوا سکیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو اس کی ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

اے اطفال الاحمدیہ آپ کو مبارک ہو

اے عزیز بچو! آپ ایک ایسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں ساری دنیا میں اشاعتِ اسلام کا عظیم الشان فریضہ سرانجام دینے کی خاطر منتخب فرمایا ہے۔ پس آپ اپنے آپ کو بچے سمجھتے ہوئے کم حیثیت نہ دیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان کم عمر صحابہؓ کی طرح قربانیاں پیش کریں کہ جنہوں نے ہر قربانی کے موقعہ پر بڑی عمر کے صحابہ کے دوش بدوش قربانی اور ایثار کا شاندار نمونہ پیش کیا۔

پس اے اطفال الاحمدیہ آپ کو مبارک ہو کہ سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آپ پر اعتماد کرتے ہوئے ایک عظیم الشان کام آپ کے سپرد کیا ہے اسے اپنی کسی غفلت یا سستی کی وجہ سے نظر انداز نہ ہونے دو۔ کیونکہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضؓ جماعت کے مخلصوں سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"ہمت سے آگے بڑھو زیادہ سے زیادہ چندے لکھواؤ۔ اور جو لوگ آنریری سیکرٹری کے طور پر کام کر سکتے ہوں وہ اپنے آپ کو آنریری سیکرٹری بنالیں۔ اور شہر میں باہر جہاں کہیں جائیں وہاں احمدیوں سے مل کر زیادہ سے زیادہ چندہ لینے کی کوشش کریں۔ تاکہ ہمارا چندہ جلدی جلدی بارہ لاکھ تک پہنچ جائے۔ اسی طرح نوجوانوں کو وقف زندگی کی تحریک کریں"

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

خبریں

نئی دہلی ۷ نومبر۔ آج پولیس نے دہلی میں پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر گئو بھگتوں کے بھاری اجتماع پر گولی چلا دی جس سے ۵ اشخاص ہلاک اور ۵۰۰ زخمی ہوئے۔ فائرنگ کے بعد پارلیمنٹ ہاؤس کے نزدیک کچھ عمارتوں کو آگ لگا دی گئی ان میں آل انڈیا ریڈیو اور ٹرانسپورٹ بھون بھی شامل تھے۔ شہر میں پولیس کی مدد کے لئے فوج بلالی گئی ہے ۴۸ گھنٹہ کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ پہلے پولیس نے زبردست لاٹھی چارج کیا اور اشک آور گیس چھوڑی بعد میں گولی چلا دی۔ فائرنگ ۱۵ منٹ تک جاری رہی۔ ایک سادھو کی لاش خبر رساں ایجنسی پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے دفتر کی بلڈنگ کے باہر سے اُٹھا کر لے جائی گئی۔ دس لاکھ سے زائد اشخاص آج دیش کے مختلف حصوں سے آکر دہلی میں جمع ہوئے تھے۔ مظاہرین آج صبح تین مقامات لال قلعہ، رام لیلا گراؤنڈ اور گاندھی گراؤنڈ سے پارلیمنٹ ہاؤس کی جانب روانہ ہوئے مظاہرین میں چالیس پچاس ہزار سے زائد سادھو، بہت سی عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ مگر مظاہرین کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ اس کا اگلا حصہ پارلیمنٹ کے باہر پہنچ چکا تھا۔ مگر آخری حصہ میلوں دور تھا۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر لاکھوں اشخاص کا اجتماع تھا۔

نئی دہلی ۷ نومبر۔ آج پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر گئو ہتیہ پر پابندی کا مطالبہ کرنے والے مظاہرین پر فائرنگ کے بعد دہلی میں کئی جگہوں پر پولیس پر خشت باری ہوئی ان میں کناٹ پلیس اور وٹھل بھائی پٹیل بلڈنگ بھی شامل ہے اس کے علاوہ مظاہرین نے جنتر منتر روڈ پر واقع صدر کانگرس شری کامراج کی کوٹھی کا محاصرہ کر لیا بعد میں اسے آگ لگا دی عمارت جل کر راکھ ہو گئی۔ جب ہجوم نے شری کامراج کی کوٹھی کو آگ لگائی تو وہ اندر سو رہے تھے۔ اور وہ پچھلی دروازہ سے نکل گئے۔ اس طرح وہ بچ گئے۔ انہوں نے ممبران پارلیمنٹ کے وٹھل بھائی پٹیل ہوسٹل میں پناہ لی

نئی دہلی ۷ نومبر۔ آج لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈروں نے بھارت سرکار سے مطالبہ کیا کہ وہ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ہونے والے تمام واقعات کی جوڈیشل تحقیقات کرائے یہ مطالبہ ہوم منسٹر شری نندہ کا بیان سننے کے بعد کیا گیا۔

نئی دہلی ۷ نومبر۔ آج لوک سبھا میں اندرا وزارت کے خلاف تحریک عدم اعتماد کثرت رائے سے رد کر دی گئی۔ اس کے حق میں ۶۴ اور خلاف ۲۳۵ ووٹ پڑے۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے تحریک پر بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت اس کی مسلسل خلاف ورزی کی اجازت نہ دینے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ دیش کے جمہوری نظام کو خطرہ ہے اور آزادی کی حفاظت کے لئے سب کو تعاون دینا چاہیئے۔

نئی دہلی ۷ نومبر۔ آج ایک ہجوم نے وزارت دفاع کے راجیہ منتری شری رگھو رامیہ کے مکان پر بھی پتھر پھینکے جس سے کچھ فرنیچر ٹوٹ گیا۔

نئی دہلی ۷ نومبر۔ آج سپیکر نے لوک سبھا کا اجلاس نصف گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ کیونکہ جن سنگھ ممبر سوامی رامیشورا نند نے سپیکر کا حکم ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اپنا سوالات کا وقفہ ختم ہونے پر گئو ہتیا پر پابندی کا معاملہ اُٹھانا چاہا۔ انہوں نے اس بارے میں تحریک التوا پیش کی ۲۲ ۴۔تھی۔ مگر سپیکر نے اس کی اجازت نہ دی۔ اس کے باوجود سوامی رامیشورا نند اس معاملہ پر اصرار کرتے رہے۔ اس پر سپیکر نے انہیں حکم عدولی کا مرتکب ٹھہرا کر ہاؤس سے باہر چلے جانے کا حکم دے دیا۔ اور انہوں نے باہر جانے سے انکار کر دیا۔

—— ربط ——

امرتسر۔ بٹالہ۔ قادیان کی بسوں اور ریل کے اوقات

قادیان کی مقدس سرزمین کی زیارت کے لئے سفر کرنے والوں کی سہولت کے لئے قادیان پہنچنے کے لئے اور یہاں سے واپسی پر روانگی کے لئے ریلوے اور بسوں کے اوقات کا نقشہ شائع کیا جا رہا ہے۔ (مرتبہ مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

امرتسر سے قادیان تک آنیوالی گاڑیاں

وقت روانگی	کیفیت
۵-۵۰	براستہ بٹالہ قادیان تک
۱۵-۰۵	" "

قادیان سے امرتسر تک جانے والی گاڑیاں

وقت روانگی	کیفیت
۱۱-۲۵	قادیان سے براستہ بٹالہ امرتسر جاتی ہے
۱۵-۳۰	" "

بٹالہ سے قادیان تک آنیوالی گاڑیاں

وقت روانگی	کیفیت
۹-۴۵	امرتسر سے آنیوالی ٹرین۔ جو امرتسر سے ۸ بجے پٹھانکوٹ جاتی ہے اس سے میل کھاتی ہے۔
۱۶-۱۵	امرتسر سے پٹھانکوٹ جانیوالی ٹرین جو امرتسر سے ۵۵-۷ پر چلتی ہے اور پٹھانکوٹ سے آنے والی ٹرین اس سے میل کھاتی ہے۔

قادیان سے بٹالہ جانے والی گاڑیاں

وقت روانگی	کیفیت
۸-۳۰	صرف بٹالہ تک جاتی ہے کوئی گاڑی میل نہیں کھاتی۔
۱۷-۵۰	بٹالہ گھنٹہ بھر ٹھہرتی ہے۔ اور شام کو ۳۵-۷ پر امرتسر اور پٹھانکوٹ جانے والی گاڑیاں مل سکتی ہیں۔

امرتسر سے قادیان آنیوالی بسیں

وقت روانگی	کیفیت
۹-۰۰	صرف قادیان تک
۱۰-۰۵	براستہ بٹالہ کاہنوان جاتی ہے
۱۲-۳۰	صرف قادیان تک
۱۴-۵۵	براستہ قادیان کاہنوان جاتی ہے
۱۵-۳۰	" " "
۱۶-۱۵	" " "

قادیان سے امرتسر جانے والی بسیں

وقت روانگی	کیفیت
۸-۰۰	ہرچووال سے آتی ہے اور براستہ بٹالہ امرتسر جاتی ہے
۸-۵۰	" " "
۱۰-۱۰	" " "
۱۲-۱۰	" " "
۱۳-۱۰	" " "
۱۴-۰۵	" " "
۱۵-۳۰	" " "

بٹالہ سے قادیان آنیوالی بسیں

وقت روانگی	کیفیت
۹-۲۰	براستہ قادیان سری ہرگوبندپور جاتی ہے
۱۰-۱۵	صرف قادیان تک ہے
۱۱-۱۰	براستہ قادیان ہرچووال جاتی ہے
۱۱-۵۰	" " "
۱۲-۳۰	براستہ قادیان سری ہرگوبندپور جاتی ہے۔
۱۳-۳۰	براستہ قادیان کھجیٹ جاتی ہے
۱۴-۳۰	صرف قادیان تک
۱۵-۵۰	براستہ قادیان کھجیٹ جاتی ہے
۱۶-۱۰	براستہ قادیان ہرچووال جاتی ہے
۱۶-۵۰	" " "
۱۷-۳۰	" " "
۱۸-۱۵	" " "

قادیان سے روانہ ہونیوالی بسیں

وقت روانگی	کیفیت
۷-۱۵	قادیان سے روانہ ہو کر براستہ بٹالہ جالندھر جاتی ہے
۸-۰۰	ہرچووال سے آتی ہے براستہ بٹالہ امرتسر جاتی ہے
۸-۵۰	" " "
۹-۳۰	کھجیٹ سے آتی ہے صرف بٹالہ تک جاتی ہے
۱۰-۱۰	ہرچووال سے آتی ہے براستہ بٹالہ امرتسر جاتی ہے
۱۱-۱۰	قادیان سے براستہ بٹالہ جالندھر جاتی ہے
۱۲-۱۰	ہرچووال سے براستہ قادیان بٹالہ امرتسر جاتی ہے
۱۳-۱۰	" " "
۱۳-۵۰	" " "
۱۴-۰۰	کھجیٹ سے براستہ قادیان بٹالہ جاتی ہے
۱۵-۳۰	ہرچووال سے براستہ قادیان بٹالہ امرتسر جاتی ہے
۱۶-۳۰	قادیان سے براستہ بٹالہ جالندھر جاتی ہے۔